تشحیذ الاذہان

بچوں اور بچیوں کا رسالہ

ربوہ (پاکستان)

Digitized by khilafat Library Rabwah

اخاء 1357 هش

اکتوبر 1978ء

(ایڈیٹر)
محمد شفیق قیصر

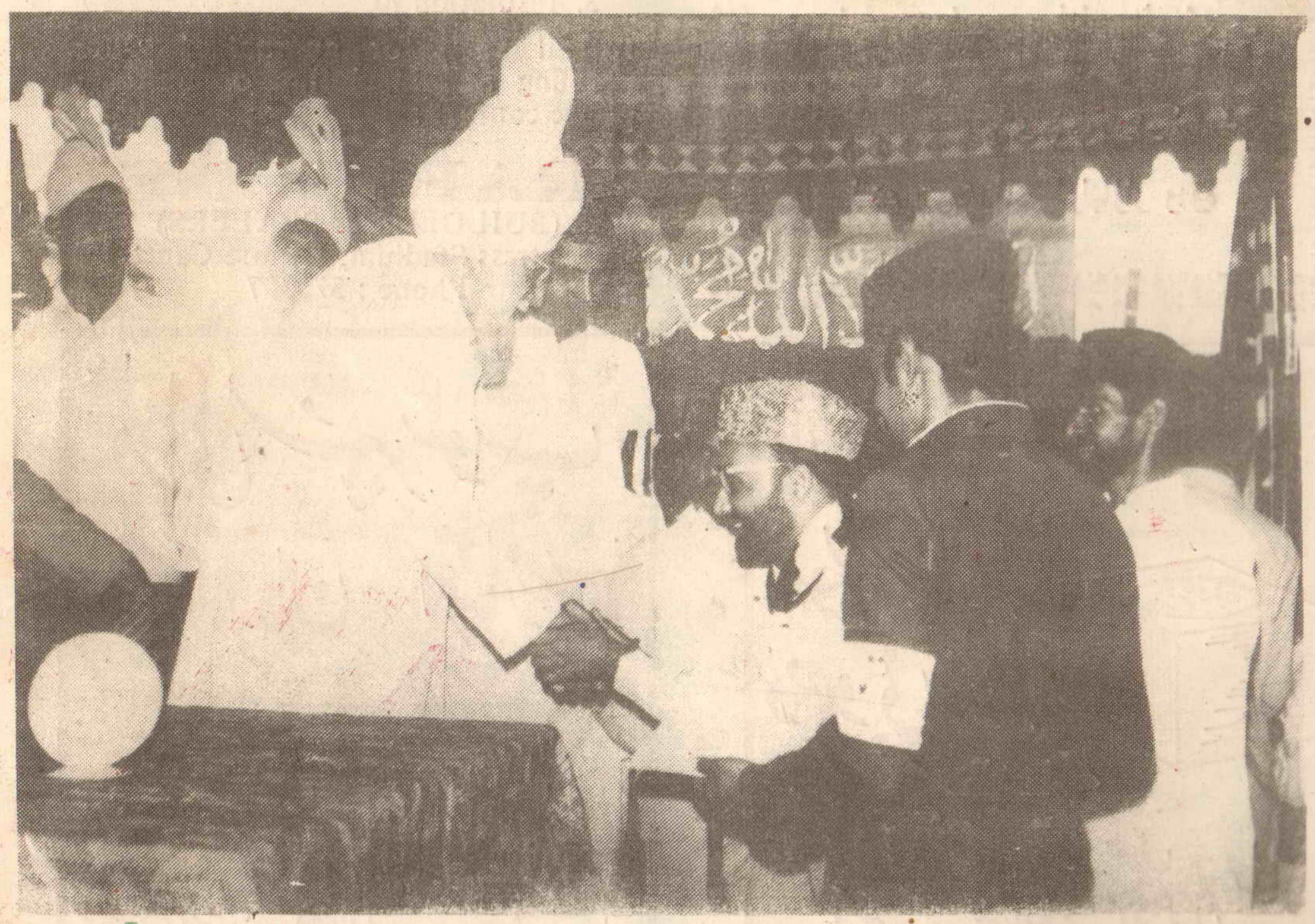

سال ۷۷-۱۹۷۶ء میں کارکردگی کے لحاظ سے مجلس اطفال الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد بھی دوم قرار پائی - مکرم میاں مبارک احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سالانہ اجتماع ۱۹۷۷ کے موقع پر سند خوشنودی حاصل کر رہے ہیں -

Digitized by khilafat Library Rabwah

WATER PROOFING OF PROOFS

Are you planning to construct & new :

1. Industrial Complex ?
2. Ware House ?
3. Super Market ?
4. Residential Accomodation ?

Does your existing accomodation have problems of :

1. Leakage ?
2. Seepage ?
3. Insulation ?

In all cases for guaranteed water proofing and insulation of building please contact :

RAFI SONS
(BUILDERS & SEALERS)
Fortress Stadium, Lahore Cantt.
Phone : 370397

النعمت ہوٹل

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات
کے موقع پر

عمدہ مٹھائی کے لئے

ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں ۔

خواجہ تنویر احمد

النعمت ہوٹل گولبازار ربوہ

قذافی سپر سوپ

چاند مارکہ صابن امتیاز سوپ

اعلیٰ اور عمدہ
ایجنسی کے متمنی
رابطہ قائم کریں،

لاہور سوپ فیکٹری

بیکورروڈ۔کوٹ لکھپت۔لاہور

قذافی سوپ

سورج مارکہ
دھوبی مارکہ

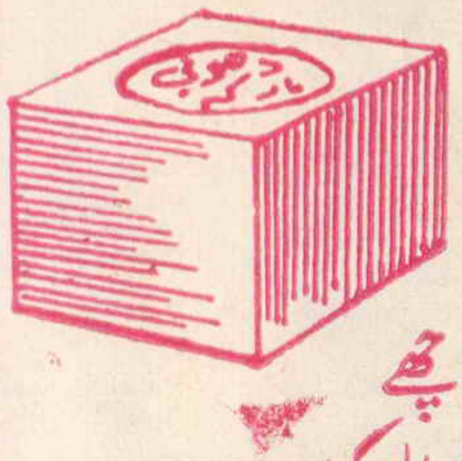

سستے اور اچھے
ہمیشہ استعمال کریں
ایجنسی کے لئے رابطہ قائم کریں

ضیاء کیمیکل اینڈ سوپ فیکٹری

بیکورروڈ۔کوٹ لکھپت۔لاہور

Digitized by khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان ربوہ

اخاء ۱۳۵۷ ہش

اکتوبر ۱۹۷۸ء

جلد ۲۰ ——— شمارہ ۹

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

نائبین

نصیر احمد قمر ، عبدالسمیع خاں

منیر احمد جاوید

چندہ سالانہ :- دس روپے

قیمت فی پرچہ :- ایک روپیہ

کتابت :- محمد ارشد خوشنویس دارالصدر ربوہ

فہرست

	قال اللہ تعالیٰ	ص ۲
	قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ص ۲
	عبادت والی زندگی بنانے کا طریق	ص ۳
	وقت کی پابندی	ص ۵
	کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام	ص ۷
	عزیزو یہ میری نصیحت نہ ٹالو (نظم)	ص ۸
	محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی سے انٹرویو	ص ۹
	ہے عمل میں کامیابی	ص ۱۵
	حکیم غلام حسین صاحب لائبریرین	ص ۱۹
	کبھی ہنستے کبھی روتے	ص ۲۳
	ٹماٹر	ص ۲۶
	جھوٹ موٹ کا بیمار	ص ۲۷
	شگفتہ شگفتہ	ص ۲۹
	بزم تشحیذ	ص ۳۳
	منحنے ادیب	ص ۳۵
	خبر نامہ تشحیذ	ص ۳۹
	ناصرات کے صفحات	ص ۴۱
	دماغ لڑاؤ	ص ۴۴
	مسکرائیے (لطائف)	ص ۴۵

پبلشر :- محمد شفیق قیصر - پرنٹر :- سید عبدالحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ بمقام اشاعت دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ (الآیۃ)

یقیناً مومن (آپس میں) بھائی بھائی ہیں۔

تشریح:۔ اس آیت قرآنی میں اللہ تعالیٰ نے سب مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے اور یوں سب مسلمانوں کو آپس میں اخوت کی لڑی میں پرو دیا ہے۔ اور انہیں باہم پیار اور محبت اور شفقت اور ہمدردی کے ساتھ زندگی گزارنے کی تعلیم دی ہے۔ ہمارے پیارے آقا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ۔ یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے کرتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ کوئی شخص بھی اپنے لئے تکلیف اور مصیبت پسند نہیں کرتا۔ بلکہ ہمیشہ اپنی بھلائی ہی چاہتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے دوسرے بھائیوں کے لئے بھی ہمیشہ خیر اور بھلائی کا ہی طالب ہو۔ اور اپنے ہاتھ یا اپنی زبان سے انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے۔ اور اگر وہ اپنے کسی بھائی کو تکلیف میں دیکھے تو اس کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرے۔

ہم سب خدا تعالیٰ کے فضل سے مومن ہیں اور آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ہمیشہ اپنے بھائیوں کی بھلائی کیلئے اور انہیں ہر قسم کے دکھ اور تکلیف سے بچانے کیلئے تدبیر اور دعا سے کام لیتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچے مسلمان اور حقیقی مومن بنائے۔ آمین۔

قَالَ الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ یُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہٗ وَیُجِیْبُہٗ اِذَا دَعَاہُ وَیُشَمِّتُہٗ اِذَا عَطَسَ وَیَعُوْدُہٗ اِذَا مَرِضَ وَیَتْبَعُ جَنَازَتَہٗ اِذَا مَاتَ وَیُحِبُّ لَہٗ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔

(ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ جب اسے ملے تو السلام علیکم کہے (۲) جب وہ اسے بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے (۳) جب اسے چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے (۴) جب بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے (۵) جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جائے (۶) اس کیلئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

عبادت والی زندگی بنانے کا طریق

گذشتہ شمارے میں آپ کو یہ بتایا گیا تھا کہ ہر وہ کام جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشی کے خیال سے کیا جائے اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کاروبارِ زندگی کے دوران اللہ تعالیٰ کا دھیان اور خیال کس طرح قائم رکھا جائے اور زندگی کے ہر لمحہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشی حاصل کرنے کا خیال کس طرح باقی رکھا جائے۔

وہ کونسا انسان ہے جو اپنے تئیں خدا کا بندہ بھی کہتا ہے اور پھر اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خیال نہ ہو اللہ تعالیٰ کا ڈر اور خوف نہ ہو۔ جو اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ نہ کرتا ہو؟

لیکن وہ کونسا طریق ہے جس سے خدا تعالیٰ کی یاد ہمارے دلوں میں ہر وقت تازہ رہے۔ خوفِ خدا سے دل ہر وقت کانپتا رہے اور خدا تعالیٰ کی محبت کا مزہ ہر وقت دل میں قائم رہے۔ اُٹھتے بیٹھتے۔ کھاتے پیتے۔ ہر وقت اور ہر کام میں خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشی حاصل کرنے کا خیال ہمارے دل میں قائم رہے۔ خدا تعالیٰ کے ڈر اور خوف کی وجہ سے ہم ہمیشہ بُرے کاموں سے رُکے رہیں۔ اس کی محبت ہمیں اچھے کاموں میں لگا دے۔ اگر ہمیں اس طریق کا علم ہو جائے تو یہ خدا تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہو گی۔ جو ہمیں مل جائے گی۔ ذرا غور تو کریں کہ وہ زندگی جس کا ہر وقت اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنے میں بسر ہو اور وہ زندگی واقعی اللہ تعالیٰ کی عبادت والی زندگی بن جائے۔ تو ایسی زندگی کیسی اعلیٰ اور کیسی پیاری زندگی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اتنے اچھے، اتنے عمدہ اور اتنے پیارے طریق کو معلوم کرنے اور اس پر عمل کرنے میں جتنی بھی کوشش کریں کم ہے۔

دُنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی اچھی چیز جب تک ہمیں نہیں ملتی ہم اس کی قدر کرتے ہیں اس کے حصول کیلئے خدا تعالیٰ سے دُعا بھی مانگتے ہیں اور جب وہ چیز ہمیں مل جاتی ہے تو پھر اس کی وہ قدر ہمارے دل میں نہیں رہتی۔ یہ اچھی عادت نہیں۔ یہ بہت بُری عادت ہے۔ اچھی چیز کی ہمیشہ دل سے قدر کرنی چاہیئے۔ اور اس کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

انسان اپنی روحانی زندگی کے متعلق بھی یہ چاہتا ہے کہ اسے ایسے اچھے اور پیارے طریق معلوم ہوں جن سے وہ اپنی پوری زندگی کو عبادت والی زندگی بنا سکے اور اس غرض کے لئے وہ بڑی کوشش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتا ہے۔ بزرگوں کی صحبت میں بھی بیٹھتا ہے۔

پس ہمارا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ جب ہمیں ایسا اچھا اور عمدہ طریقہ معلوم ہو جائے تو پھر اس کی قدر و قیمت کا

Digitized by khilafat Library Rabwah

احساس ہر وقت ہمارے دل میں رہنا چاہیئے اور اس کی عظمت اور اہمیّت کو ہم کسی قیمت پر بھی کم نہ ہونے دیں۔

اچھی طرح یاد رکھیئے۔ عبادت والی زندگی بنانے کا بہترین طریق نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی یاد تازہ رکھنے کے لئے اچھے بندوں کو دلوں میں ہر وقت تقویٰ و طہارت پیدا کرنے کے لئے اور اپنی رحمت اور محبّت کا خیال اچھے بندوں کے دلوں میں پختہ کرنے کے لئے نماز پڑھنے کا وہ اچھا طریق بتلایا ہے جس کی اگر پوری پابندی کی جائے تو ہمارے دلوں میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد تازہ رہے گی اور ہر وقت دل میں اسکا خوف طاری رہے گا اس کی محبّت سے ہر وقت دل لبریز رہے گا۔ اللہ کی یاد ہر وقت ہم کو اللہ کی رضا اور خوشی حاصل کرنے کے لئے تیار رکھے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کا خوف ہمیں ہمیشہ بُرے کاموں سے روکتا رہے گا۔ اللہ کی محبّت ہم کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کی پاکیزگی بیان کرنے کے لئے تیار کرتی رہے گی۔

اس طرح ہماری پوری زندگی اللہ کی رضا اور خوشی کے مطابق بن جائے گی اس کے احکام کے مطابق ہم اپنی پوری زندگی بسر کریں گے۔ اس طرح ہماری پوری زندگی اللہ کی عبادت والی زندگی بن جائے گی۔

آپ یہ سوال کریں گے یہ طریق کس نے بتایا؟

یاد رکھیئے یہ اچھا اور پیارا طریق ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے۔ ہاں اسی اللہ نے جس نے ہم کو دنیا میں بڑی بڑی نعمتیں دی ہیں۔ ہم کو حقیقی مسلمان بنایا۔ اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی امّت بنایا۔ قرآن کریم جیسی پیاری اور جواہرات سے بھری ہوئی کتاب دی۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (طٰہٰ) یعنی مجھے یاد کرنے کیلئے اور میرا دھیان رکھنے کیلئے نماز قائم کرو۔

پھر دوسری جگہ فرماتا ہے:۔

"وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ (عنکبوت)

یعنی نماز قائم کرو۔ بیشک نماز برائیوں اور بے حیائیوں سے روکتی ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ نماز خدا تعالیٰ کے ذکر کا ذریعہ ہے۔ اور خدا کے ذکر سے بڑھ کر کوئی بات نہیں"۔

اب تک آپ نے یہ پڑھا کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھنے کیلئے برائیوں اور بے حیائیوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں نماز کا طریق بتایا ہے۔ پس پیارے بچو خوب یاد رکھو نماز خدا کا ذکر ہے اور خدا کے ذکر سے بڑھکر کوئی چیز نہیں۔ نماز چھوڑ دینا۔ نماز میں غفلت اور سستی برتنا اللہ تعالیٰ کے ذکر کو چھوڑ دینا اور اس کے ذکر سے غفلت کرنا ہے پس ہمیں ہمیشہ خدا تعالیٰ کے ذکر اور اس کی یاد کو نماز کے ذریعہ اپنے دلوں میں قائم رکھنا چاہیئے۔

(م۔ ش۔ قیصر)

Digitized by khilafat Library Rabwah

وقت کی پابندی

اگر کسی کمرے میں بہت سی چیزیں بے ڈھنگے پن سے بکھری ہوئی ہوں اور دوسرے کمرے میں تمام چیزیں بڑے سلیقے اور قرینے سے سجی ہوئی ہوں تو کونسا کمرہ خوبصورت اور خوش نما لگے گا؟ ہر شخص یہی کہے گا کہ وہی کمرہ خوبصورت اور خوشنما معلوم ہوگا جس میں سب چیزیں اپنی اپنی جگہ سلیقے اور قرینے سے رکھی ہوئی ہوں۔

ہر چیز جو اپنی جگہ قرینے سے رکھی جائے۔ وہ خوبصورت لگے گی پھر اس میں یہ آسانی بھی ہوگی۔ جس چیز کی ضرورت ہو اُسے تلاش کرنے میں دقت اور مشکل پیش نہیں آتی۔ پھر اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ جو چیزیں سلیقے سے رکھی جاتی ہیں وہ زیادہ جگہ نہیں گھیرتی چیزوں کو اگر بکھیر کر رکھا جائے تو بہت سی جگہ ضائع ہو جاتی ہے۔

ہمارا وقت بھی جگہ ہی کی طرح ہے۔ اگر ہم اپنے کاموں کے لئے اپنے وقت کو بانٹ دیں گے تو اس میں بھی وہی فائدے دکھائی دیں گے جو ایک سجے کمرے میں دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کے کام خوبصورتی سے اور اپنے وقت پر ہوں گے۔ جو کام بھی کریں گے آسانی سے ہو جائے گا اور تھوڑے وقت میں بہت سے کام ختم ہو جائیں گے۔

آپ روزانہ صبح اُٹھتے ہیں۔ اور اس وقت سے لیکر سونے تک بہت سے کام کرتے ہیں۔ صبح اُٹھتے ہی وضو کرکے نماز فجر کے لئے مسجد جاتے ہو۔ پھر قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہو۔ ناشتہ کرتے ہو۔ پھر سکول چلے جاتے ہو۔ سکول میں مقررہ وقت پر پڑھائی کرتے ہو۔ واپس آکر کھانا کھاتے ہو۔ پھر تھوڑا آرام کرتے ہو۔ کچھ گھر کا کام کاج کرتے ہو، سیر کرتے ہو۔ کھیلتے ہو۔ یہ تمہارے روزانہ کے کام ہیں۔ اگر ان کاموں کے لئے الگ الگ وقت مقرر نہ ہو تو کیا ہوگا؟ نماز کے وقت سوئے رہو گے۔ کھانے کے وقت کھیلو گے۔ کھیل کے وقت سو رہو گے۔ سونے کے وقت اسکول جاؤ گے۔ اب غور کریں اس طرح بے وقت کام کرنے سے تمہارا کوئی کام بھی ڈھنگ سے نہیں ہوگا۔ نہ سکول کی پڑھائی ٹھیک ہوگی نہ صحت ٹھیک رہے گی۔ نہ کھیل کے پروگرام میں پوری طرح دلچسپی ہوگی۔ غرض سارے کاموں میں گڑبڑ ہو جائے گی، زندگی سنورنے کی بجائے بگڑ جائے گی۔ اور قیمتی وقت برباد ہوتا رہے گا۔ اس لئے یہ ہرگز نہ بھولیں کہ وقت کی پابندی بڑی ضروری چیز ہے۔ وقت کی پابندی کا مطلب یہ ہے کہ ہر کام اپنے مقررہ وقت پر ہو۔ آگے پیچھے نہ ہو۔

اگر آپ کی کوئی چیز گم ہو جائے تو آپ کو کتنا دکھ ہوتا ہے۔ قلم، کتاب، کھلونا، پیسہ غرض کوئی چیز بھی گم ہو جائے تو تمہیں رنج ہوتا ہے۔ مگر یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ کھونے کے بعد پھر بھی مل جاتی ہیں۔ لیکن وقت ایک ایسی چیز ہے کہ اس کا اگر ایک منٹ بھی کھو جائے تو وہ پھر کبھی واپس نہیں آتا۔ جو وقت گزر گیا وہ ہمیشہ کے لئے

Digitized by khilafat Library Rabwah

گیا۔ کتنا ہی خرچ کرو وہ وقت واپس نہیں آسکتا۔ اسلئے وقت کی قدر و قیمت کا بڑا خیال رکھنا چاہیئے۔ جو وقت میسر ہو اسسے اچھا کام لینا چاہیئے۔ وقت سے اچھا کام لینے کا مطلب ہے کہ ہر کام کو ٹھیک وقت پر کیا جائے۔ ٹھیک وقت پر کام کرنے سے وقت برباد نہیں ہوتا۔ اور تھوڑے وقت میں بہت سے کام ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں وقت کی پابندی پر بہت زور دیا ہے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔

یعنی مسلمانوں پر نماز وقت کی پابندی کے ساتھ لازم ہے۔

اگر آپ فجر کی نماز سورج نکلنے سے پہلے پڑھیں تو اس کا بہت ثواب ملتا ہے۔ اور اگر سورج نکلنے کے بعد تو کتنی بھی لمبی نماز پڑھو اس کا اتنا ثواب نہیں جو وقت پر نماز ادا کرنے کا ہے۔ نماز باجماعت ہمیں وقت کی پابندی سکھاتی ہے۔

اسی طرح رمضان المبارک کے ایام میں روزے بھی وقت کی پابندی کا ذریعہ ہیں۔

اگر آپ نے سفر کرنا ہے تو آپ وقت پر سٹیشن پر پہنچنے کی کوشش کریں گے تاکہ گاڑی سے نہ رہ جائیں اگر ایک دو منٹ بھی لیٹ ہوئے تو گاڑی نکل جائے گی۔ آپ کا نقصان ہوگا۔ اسسے اندازہ لگا لیجئے کہ وقت کی پابندی کتنی اہم اور ضروری ہے۔

احمدی بچوں کو وقت کی پابندی کے سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں فرمایا:۔

اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ۔

کہ آپ وہ بزرگ مسیح ہیں جن کا وقت ہرگز ضائع نہ ہوگا۔ اس الہام میں یہی تلقین کی گئی ہے کہ ہم اپنا وقت ضائع نہ کریں۔

عزیز بچو! آجکل دنیا بڑی ترقی کر رہی ہے۔ مغربی قومیں دن رات اپنی زندگی کو آرام دہ اور اعلیٰ بنانے کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ وقت اس زمانہ میں نہایت ہی قیمتی چیز سمجھا جاتا ہے۔ جو لوگ وقت ضائع کریں گے وہ زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جائیں گے اور پھر اُن کے لئے دوسروں کے مقابلہ میں آگے بڑھنے کا موقعہ نہ ہوگا اسلئے اپنے دل میں یہ نیت کر لو کہ ہم اپنی زندگی کا کوئی لمحہ ضائع نہیں کریں گے۔ ہر کام وقت پر کریں گے۔ انشاء اللہ

(م۔ بشیر)

کلام سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

Digitized by khilafat Library Rabwah

اے دوستو پیارو عقبےٰ کو مت بسارو ❊ کچھ زادِ راہ لے لو کچھ کام میں گذارو

دُنیا ہے جائے فانی دل سے اسے اتارو ❊ یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

جی مت لگاؤ اس سے دل کو چھڑاؤ اس سے ❊ رغبت ہٹاؤ اس سے بس دُور جاؤ اس سے

یارو یہ اژدہا ہے جاں کو بچاؤ اس سے ❊ یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہِ عرفاں ❊ جو اس کے پڑھنے والے ان پر خُدا کے فیضاں

ان پر خُدا کی رحمت جو اُس پہ لائے ایمان ❊ یہ روز کر مُبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت ❊ یہ ہیں خُدا کی باتیں ان سے ملے ولایت

یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت ❊ یہ روز کر مُبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا ❊ فکرِ معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا

اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا ❊ یہ روز کر مُبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

"عزیزو یہ میری نصیحت نہ ٹالو"

Digitized by khilafat Library Rabwah

ابھی وقت ہے زندگی کو بنا لو
عزیزو یہ میری نصیحت نہ ٹالو

بدی ہے بشر کے لئے زہر قاتل
خود اس سے بچو دوسروں کو بچالو

عداوت کو چھوڑو بنو بھائی بھائی
دلوں کو محبت کے سانچے میں ڈھالو

عزیزو سنو گالی دینا بُرا ہے
خُدارا تُم اپنی زباں کو سنبھالو

لڑائی نہ آپس میں کرنا کبھی تم
جو روٹھے ہوئے ہیں انہیں بھی مناؤ

اگر کوئی آپس میں ہو جائے جھگڑا
تو مِل جُل کے نرمی سے اس کو مٹالو

سُنو سر جُھکانے میں ہے سربلندی
سچائی یہی ہے اسے آزما لو

اگر آپ اچھے جگ اچھا ہے سارا
یہ اک بات اسلم کی دل میں بٹھالو

Digitized by khilafat Library Rabwah

انٹرویو۔ عبدالسمیع خان

آئیے بزرگوں سے ملیے

محترم سیّد احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی

مکرم و محترم سیّد احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک جیّد عالم ہیں۔ دسمبر ۱۹۱۱ء میں گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام سیّد حیات شاہ صاحب ہے۔ آپ کا بچپن سخت مشکلات میں گزرا۔ آپ کا گھرانہ ایک انتہائی غریب گھرانہ تھا۔ یہاں تک کہ سکول کی فیس ادا کرنا بھی مشکل تھا۔ آٹھویں جماعت کے بعد غربت کی وجہ سے سلسلہ تعلیم بند ہو گیا۔ مکرم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی مرحوم نے آپ کو قادیان میں مذہبی تعلیم دلائی۔

آپ ایک مشہور مناظر ہیں۔ ۱۹۳۲ء میں آپ نے پہلا پبلک مناظرہ کیا۔ جولائی ۱۹۳۴ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد سے آپ سلسلہ کی خدمت پر کمربستہ ہیں۔ کراچی۔ زیریں سندھ۔ ڈیرہ غازیخان۔ مظفر گڑھ۔ فیصل آباد۔ سرگودھا۔ سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں بطور مربی اور مبلغ آپ نے بیش قیمت خدمات سرانجام دیں اور نومبر ۱۹۷۶ء سے موجودہ عہدے پر فائز ہیں۔ آپ تقریر اور تحریر دونوں پر دسترس رکھتے ہیں۔

رمضان المبارک اگست ۱۹۷۸ء کی ایک خوشگوار صبح تھی۔ جب آپ نے انتہائی مصروفیت کے باوجود مجھے ملاقات کا موقع دیا اور تقریباً ۱½ گھنٹے تک آپ کی مجلس میں بیٹھنے کا موقع ملا۔ آئیے آپ بھی محترم مولوی صاحب کی صحبت سے فیضیاب ہوں۔

(ع۔ س۔ خان)

محترم مولوی صاحب میرا پہلا سوال یہ تھا کہ آپ کے خاندان میں احمدیت کیسے آئی؟

مولوی صاحب چند لمحوں کے لئے ماضی میں کھو گئے اور پھر یوں گویا ہوئے:۔

"میرے ایک چچا مکرم سیّد نذیر حسین صاحب ہمارے خاندان میں بڑے پڑھے سمجھدار عالم بلکہ بچپن سے ہی مناظرے کرنے والے تھے ان کے والد مکرم سیّد نیاز علی شاہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی براہین احمدیہ کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنے بیٹے سے تاکیداً کہا کہ اگر یہ شخص دعویٰ کرے تو اس کی قطعاً مخالفت نہ کرنا۔ کیونکہ مجھے ان کی تحریروں میں سراسر صداقت معلوم ہو رہی ہے۔ چنانچہ ان کی وفات کے بعد ہمارے چچا نذیر حسین صاحب نے ۱۹۰۱ء میں احمدیت قبول کی۔ اور اپنے چچازاد بھائیوں

Digitized by khilafat Library Rabwah

سے کہا کہ میں نے حق کو پالیا ہے۔ آپ بھی اس پر غور کریں تو باقی سب نے ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے بیعت کرلی۔

چچا صاحب مرحوم کی ساری زندگی اعزازی مبلغ کے طور پر گزری۔ سینکڑوں تقاریر اور مناظرے انہوں نے غیر احمدیوں کے مختلف فرقوں۔ عیسائیوں آریوں اور دیگر غیر مسلموں سے کئے۔"

سلسلہ احمدیہ کا یہ خادم اس بات کا مستحق ہے کہ اس کا محبت اور احترام کے ساتھ تذکرہ کیا جائے۔ چنانچہ محترم مولوی صاحب نے آپکا ایک ایمان افروز واقعہ بتاتے ہوئے فرمایا:۔

"ایک دن ضلع گوجرانوالہ کے ان کے ایک غیر مبائع دوست نے ان سے کہا کہ ایک دن آپ ہمارا جلسہ سالانہ لاہور ۲۵ دسمبر کو دیکھیں اور اس کے بعد ہم آپ کا جلسہ سننے کے لئے قادیان جائیں گے۔ چنانچہ دونوں پہلے لاہور پہنچے اور مولوی محمد علی صاحب مرحوم سے بھی ملاقات کی۔ مولوی صاحب نے حضرت چچا جان سے سوال کیا کہ آپ سچ سچ بتائیں کہ میاں محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کی کتاب "حقیقۃ النبوۃ" سے پہلے آپ نبی کی کیا تعریف کرتے تھے اور "ایک غلطی کا ازالہ" سے آپ نے کیا سمجھا اور حضرت مسیح موعودؑ کو کیا مانتے تھے؟

چچا جان نے جواب دیا کہ میں ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔ کچھ باتیں میں بتاتا ہوں اور کچھ یہ دوست بتائیں گے جو آپ کے ساتھ ہیں جس سے آپ کے سوالوں کا جواب آپ کو معلوم ہو سکے گا اور وہ یہ ہیں۔

گھٹیالیاں کے قریب ایک گاؤں کھپرالہ ہے۔ وہاں حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کے زمانہ میں فلاں مولوی صاحب سے دو مضامین پر میرا مناظرہ ہوا تھا۔ ایک موضوع تو وفات مسیح تھا۔ اور دوسرا کیا تھا۔ وہ آپ اپنے ساتھی سے پوچھیں۔ اس پر ان کے ساتھی نے جواب دیا کہ اس مناظرہ میں میں موجود تھا اور دوسرا مضمون یہ تھا کہ مرزا صاحب نبی ہیں یا نہیں۔ چچا جان نے کہا مولوی صاحب اگر مرزا صاحب امتی نبی نہ ہوتے تو ہمیں اپنی پیری مریدی چھوڑ کر ادھر آنے کی ضرورت کیا تھی۔ ان کے نبی ہونے کی وجہ سے ہی تو ہمیں ان کا ماننا ضروری ہوا۔

محترم مولانا صاحب۔ اپنی ابتدائی تعلیم کے بارہ میں کچھ بتائیے؟

"میرے والد صاحب نے اگرچہ مجھے سکول میں داخل کرا دیا لیکن غربت کی وجہ سے مکرم منشی محمد علی صاحب آف ڈیرہ نمازیاں ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول گھٹیالیاں سے عرض کیا کہ آپ کے احرار پر داخل کرا رہا ہوں لیکن میں اس کے تعلیمی اخراجات برداشت کرنے سے قاصر ہوں۔ مکرم منشی صاحب موصوف اکثر قاعدہ سلیٹ وغیرہ مجھے مہیا کرتے رہے یہاں تک کہ پرائمری پاس کرلی۔ مڈل میں داخل ہوا تو فیس (ایک روپیہ دو آنے) کی ادائیگی نہ ہو سکنے کی

Digitized by khilafat Library Rabwah

وجہ سے سکول سے خارج کر دیا گیا۔ وہ لمحہ اذیت دہ گھڑی میرے لئے قیامت سے کم نہ تھی۔ میں روزانہ کلاس کے سامنے باہر ساتھیوں کو دیکھتا اور روتا رہتا۔ آخر خدا تعالیٰ نے سامان کیا اور آدھی فیس معاف ہو گئی۔ والد صاحب نے جوں توں کر کے ۹ر آنے ماہوار فیس ادا کرنی شروع کر دی۔ ۱۹۲۷ء میں انگریزی مڈل کا امتحان پاس کر کے فارغ ہوا تو غربت کی وجہ سے مزید تعلیم کا سلسلہ بند ہو گیا"۔

ر ان نامساعد حالات میں آپ نے سلسلہ کی مذہبی تعلیم کس طرح حاصل کی؟

"میں بچپن سے ہی تلاوت، نظموں اور دینی باتوں کا شوقین تھا۔ مئی ۱۹۲۷ء میں سوہاوہ ضلع گوجرانوالہ میں ایک مناظرہ سننے کے لئے گاؤں کے لوگوں کے ساتھ میں بھی چلا گیا۔ وہاں شور بند کرانے کے لئے مجھے قرآن کریم پڑھنے اور نظم سنانے کا موقع ملا۔ جماعت کی طرف سے مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی مرحوم مبلغ مناظر تھے۔ انہوں نے میری آواز سن کر مجھے مبلغ بنانے کا خیال ظاہر کیا۔ اور مکرم مولوی تاج دین صاحبؓ لائل پوری اور مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی کو جو میرے اساتذہ تھے کہا کہ اس لڑکے کے والدین سے پوچھا جائے۔ اگر وہ راضی ہوں تو میں اس کو اپنے گھر میں رکھ کر مدرسہ احمدیہ میں تعلیم دلاؤں گا اور مبلغ بنانے کی کوشش کروں گا۔ میں اپنے والد صاحب سے کبھی جدا نہ ہوا تھا۔ لیکن جب میرے والدہ صاحبہ کو مکرم مولوی صاحب کی طرف سے یہ پیغام ملا اور انہوں نے مجھ سے پوچھا تو میرے لئے انتہائی خوشی کا موقع تھا۔ میں نے جو جواب دیا وہ مجھے خوب یاد ہے:۔

"اَنھے نوں کی چاہیدا اے دو اکھیاں"
(اندھا کیا چاہے۔ دو آنکھیں)

چنانچہ اسی دن عصر کے وقت بدوملہی پہنچا۔ جہاں مولوی صاحب اپنے والدین سے ملنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ وہ مجھے قادیان لے گئے اور مدرسہ احمدیہ میں تیسری جماعت میں داخل کرا دیا۔ کیونکہ میں نے چھٹی، ساتویں اور آٹھویں میں عربی پڑھی ہوئی تھی۔ ۱۹۳۲ء میں میں نے مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت کا امتحان پاس کیا۔ اس دوران ہر جمعرات کو مدرسہ احمدیہ کے طلباء قادیان کے اردگرد دیہات میں وفود کی شکل میں تبلیغ کے لئے جایا کرتے تھے۔ جس کا مجھے پہلے ہی شوق تھا۔ اور میں بھی ان وفود میں شامل ہوتا۔ اس طرح بارہا اردگرد کے دیہات میں تقریریں اور گفتگو کرنے اور بعض اوقات مناظرات کا موقع ملا"۔

ر آپ نے پہلا پبلک مناظرہ کب کیا؟

"۱۶ر جون ۱۹۳۲ء کو تلونڈی جھنگلاں میں مناظرہ تھا۔ میں سننے کے لئے وہاں چلا گیا۔ وہاں پہنچتے ہی میرے استاد مکرم حافظ مبارک احمد صاحبؓ نے مجھے مولوی محمد یعقوب صاحب آف بھامڑی سے مناظرہ کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ میرا پہلا پبلک مناظرہ تھا۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

س آپ کو خدمت سلسلہ کے کیا کیا مواقع نصیب ہوئے؟

۱۹۳۲ء جامعہ احمدیہ کے درجہ اولیٰ ثانیہ میں داخل ہوکر جولائی ۱۹۳۴ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اس امتحان میں شامل ہونے کا بعض وجوہ سے ارادہ نہ تھا۔ کیونکہ میں صحیح تیاری نہ کر پایا تھا۔ مگر بعض خوابوں کی وجہ سے میں نے امتحان میں شمولیت کا تہیہ کر لیا۔ کیونکہ میں اکثر اسی قسم کے خواب دیکھتا کہ مکرم حافظ صوفی غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس امام مسجد دارالرحمت قادیان نماز پڑھا رہے ہیں وہ رکوع میں پہنچ چکے ہیں مگر میرا دوسرا پیر دھونا باقی رہ گیا ہے۔ جو دھو کر میں رکوع میں شامل ہو گیا۔ میں نے اندازہ کیا کہ اس امتحان میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ گو نمبر شاید کئی طلباء سے کم ہوں گے۔ علاوہ ازیں امتحان کی تیاری میں خدا نے یوں بھی میری مدد فرمائی کہ بعض سوالات کا مجھے قبل از وقت علم دے دیا۔ اور میں ۲۹۴/۶۰۰ نمبر لے کر مولوی فاضل کے امتحان میں کامیاب ہو گیا۔

جس روز میرا نتیجہ نکلا اسی روز مجھے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے چیننے وال، رائے چک، ڈھیسیاں مقامات پر جانے اور مناظرہ کرنے کا ارشاد ہوا۔ میرے ساتھ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر بھی تھے۔ خدا نے مناظرے میں بڑی کامیابی عطا فرمائی۔

مارچ ۱۹۳۶ء میں میری شادی ہوئی۔

تصرف الٰہی سے میں مبلغین کے امتحان میں کامیاب نہ ہو سکا۔ جس کی حکمت مجھے بعد میں معلوم ہوئی۔ اور میں نے مبلغین کا دوبارہ امتحان اس وقت پاس کیا جبکہ مبلغین میں سے ایک صاحب نے استعفیٰ دے دیا اور ایک مبلغ کی جگہ خالی ہوئی۔ مکرم حضرت فتح محمد صاحب سیال نے مجھے تبلیغ کے لئے جانے کی درخواست دینے کا ارشاد فرمایا۔ کیونکہ اس دوران میں ایڈیٹوریل سٹاف الفضل میں ۱۹۳۸ء سے ۱۹۴۱ء تک کام کرتا رہا۔ اور پھر مقامی تبلیغ میں محترم چوہدری صاحب کے ساتھ کام کرتا تھا اور حضرت چوہدری صاحب میرے حالات سے واقف تھے۔

مئی ۱۹۴۲ء میں مجھے باقاعدہ مبلغین میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی اور گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں ایک سال تک کام کرنے کا موقع ملا۔ پھر کراچی دارالتبلیغ میں ستمبر ۱۹۴۵ء سے آخر اکتوبر ۱۹۴۹ء تک بطور مبلغ انچارج خدمات بجالانے کا شرف حاصل ہوا۔ جہاں غیر از جماعت احباب اور عیسائیوں کے ساتھ متعدد کامیاب مناظرے کرنے اور غیر از جماعت کے جلسوں اور سکھوں کے پنڈالوں میں ان کی دعوت پر بارہا تقریروں کے مواقع ملے۔

اس کے بعد مارچ ۱۹۵۶ء تک زیریں سندھ (یعنی حیدرآباد ڈویژن) کا مبلغ انچارج رہا۔ اور پھر جون ۱۹۵۷ء تک ڈیرہ غازیخاں، مظفرگڑھ اور اُچ وغیرہ کے علاقوں کا مبلغ انچارج رہا۔

۱۰ جون ۱۹۵۷ء سے مئی ۱۹۶۲ء تک ضلع

Digitized by khilafat Library Rabwah

فیصل آباد میں مربی انچارج رہا۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء تک ضلع سرگودھا۔ فروری ۱۹۷۰ء تک ضلع سیالکوٹ اور ۱۰ نومبر ۱۹۷۶ء تک ضلع گوجرانوالہ میں مربی انچارج کے طور پر سلسلہ کی خدمات سرانجام دینے کی سعادت ملی۔

۲۶ اکتوبر ۱۹۷۶ء کو حضرت مولوی احمد خاں صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی کی وفات ہوگئی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر ۱۱ نومبر ۱۹۷۶ء سے ان کی جگہ نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی کے فرائض انجام دینے کے لئے متعین کیا گیا۔"

محترم مولوی صاحب سلسلہ احمدیہ کے ایک اچھے مضمون نگار بھی ہیں آپ نے بتایا کہ اب تک ان کے سینکڑوں مضامین سلسلہ کے اخبارات و رسائل۔ الفضل۔ فاروق۔ الفرقان۔ خالد۔ المصلح انصاراللہ وغیرہ میں شائع ہو چکے ہیں ان کے علاوہ غیروں کے اخبارات میں بھی اسلام کی تائید اور ردّ عیسائیت پر مضامین لکھنے کی توفیق ملی۔ سکھوں کے اخبار "شیر پنجاب" میں بھی آپ کا ایک اصلاحی مضمون نہایت شکریہ کے ساتھ شائع کیا گیا۔

آپ کی زندگی کا ایمان افروز اور ناقابلِ فراموش واقعہ؟

"میں کراچی میں تھا کہ ۱۹۴۷ء کے آخر میں ایک سندھی احمدی لڑکا عبدالمنان سکنہ دادو شہر میرے پاس ایک غیر احمدی مولوی عبدالرزاق صاحب سکنہ کھنڈو پوٹھو ضلع لاڑکانہ کو تبلیغ کرانے کیلئے لایا۔ عصر کے بعد کوئی دو گھنٹے تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ مولوی صاحب سعید فطرت اور عالم آدمی تھے۔ میری گفتگو سے بہت متاثر ہوئے اور جاتے وقت فرمانے لگے کہ شاہ صاحب کیا آپ مجھے کل بھی اسی طرح کچھ وقت دے سکیں گے۔ میں نے کہا کہ ہم تو ان چیزوں کے شائق ہیں۔ آپ بڑی خوشی سے تشریف لائیں۔ چنانچہ دوسرے دن گفتگو کے اختتام پر بڑی خوشی سے پرتپاک طور پر مجھے ملے اور کہا کہ آپ میرے خطوں کا جواب ضرور دیا کریں۔

اپنے گاؤں جاکر کچھ دنوں کے بعد انہوں نے بیعت کی خواہش کی تو میں نے ان کو بیعت فارم بھجوا دیا۔ انہوں نے اپنی اور اپنے بھائیوں اور بچوں کی بیعتیں بھجوا دیں کیونکہ انہیں ۱۹۴۷ء میں ہمارے مرکز واقع رتن باغ لاہور کا علم نہ تھا۔ تھوڑے دنوں تک انہوں نے ۳۰، ۳۵ آدمیوں کے بیعت فارم میرے پاس بھجوا دیئے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیئے گئے۔

مولوی صاحب کی تبلیغ کے نتیجہ میں ان کے کئی شاگرد اور خاندان کے لوگ اور علاقہ کے سمجھدار اصحاب متعدد مقامات میں جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ جس پر مخالفین نے انکو مناظرے کے لئے مجبور کیا اور ۲۳ مئی ۱۹۴۸ء کی تاریخ مناظرہ کے لئے مقرر ہوئی۔ مولوی صاحب نے مجھے کراچی میں

Digitized by khilafat Library Rabwah

اطلاع دی۔ مَیں نے انہیں لکھا کہ ابھی ملکی حالات بحث و مناظرہ کے لئے سازگار نہیں۔ اگر ممکن ہو تو ملتوی کرا دیا جائے۔ مگر ایسا نہ ہو سکا۔ مَیں نے مرکز کو حالات سے اطلاع دی۔ مرکز نے میری درخواست پر مجھے جواب دیا کہ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلّغ اپر سندھ جو رخصت پر ہیں۔ ان کی چھٹی منسوخ کر کے سندھی زبان میں مناظرہ کرنے کے لئے بھجوایا جا رہا ہے اور مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور آپ ان کی امداد کریں گے۔ لیکن آپ حالات پر قابو پانے کے لئے فوراً پہلے کھنڈو پوٹھو پہنچ جائیں۔ چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی۔

ہمارے مبلّغین کے آنے میں کچھ تاخیر پا کر مولوی عبدالرؤف صاحب پریشان ہوئے۔ کہ اگر فرخ صاحب نہ آئے تو کیا ہوگا۔ مَیں نے کہا کہ مَیں آپ کو دلائل بتا چکا ہوں۔ کتابوں کے حوالے دیکھ لئے ہیں نکالی کر دیتا جاؤں گا اور آپ مناظرہ کریں گے۔ اس لئے فکر کی کوئی بات نہیں۔

جب علاقے کے لوگوں کو اس بات کا علم ہوا کہ مولوی عبدالرؤف صاحب خود مناظرہ کریں گے اور علاقہ کے اکثر علماء ان کے شاگرد ہیں اور استاد سے مناظرہ کرنا سخت بے ادبی ہے تو اگرچہ ہمارے یہ دونوں مبلّغ تاریخ مقررہ سے پہلے پہنچ گئے۔ مگر فریق مخالف نے لڑ کانے میں کوشش کر کے اس مناظرہ کو رکوانے کی کوشش شروع کر دی۔ یہانتک کہ دونوں فریقوں سے مناظرہ نہ کرنے کے دستخط لے لئے گئے۔

مولوی عبدالرؤف صاحب کو مجھ سے بیحد محبت ہو چکی تھی اور مجھے بھی ان سے از حد اُنس ہو چکا تھا۔ وہ یکم مئی کی شام کو مسجد میں تشریف نہ لائے اور ۲ مئی کی صبح کو بھی نہ آئے۔ جس سے مجھے تشویش ہوئی۔ غیر از جماعت احباب نے قریب کے مقام پر اکٹھے ہو کر جلسہ شروع کر دیا۔ اور ان کے بعض آدمی ہمارے پاس آئے کہ مولوی عبدالرؤف صاحب نے احمدیت ترک کر دی ہے۔ اور یہ کہ غیر از جماعت علماء آپ کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ یہ سن کر مجھے بڑی سخت اذیت اور تکلیف پہنچی۔ ہم تینوں مبلّغ اور امیر حلقہ بادہ مکرم ملک امیر احمد صاحب چاروں مولوی عبدالرؤف صاحب کے مکان پر ان سے ملنے کے لئے گئے۔ انہوں نے بند احاطے میں ہم سے باتیں کیں جس سے یہ امر ظاہر ہو گیا کہ واقعی مولوی عبدالرؤف صاحب نے فریق مخالف کو یہ لکھ کر دے دیا ہے کہ مَیں قادیانی نہیں مگر مولوی صاحب نے کہا کہ شاہ صاحب مَیں احمدی ہوں مَیں نے قادیانی ہونے سے انکار کیا ہے۔ مَیں نے مولوی صاحب کو سمجھایا کہ اس وقت آپ کے سر پر رحمت اور زحمت دونوں چیزیں منڈلا رہی ہیں اگر آپ نے یہ طریق اختیار کرنا تھا تو غریب جماعت کا اتنا روپیہ ضائع کرنے سے پہلے ہی آپ یہ کام کر سکتے تھے۔ قادیانی سے مراد احمدی ہی ہے۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

اس واسطے آپ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کریں لیکن مولوی صاحب نے رد کر جواب دیا کہ شاہ صاحب میں نے دفع الوقتی کے طور پر ایسا کیا ہے۔ کیونکہ مجھے دھمکیاں دی گئی ہیں اور میں اپنے بیوی بچوں کا قتل نہیں دیکھ سکتا۔ آخر ہم ناکام واپس ہوئے۔

وہ دن میری زندگی کا تاریک ترین دن تھا۔ کیونکہ کھنڈو پوٹھو میں ایک جماعت بن چکی تھی۔ ایک باغیچہ لگ چکا تھا وہ جماعت ٹوٹ گئی اور باغیچہ اجڑ گیا۔ میرے لئے دنیا اندھیر نظر آتی تھی۔ اور میں خدا کی جناب میں رو رو کر دعائیں کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ پاتا تھا۔ یہانتک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوا۔ میں اکیلا پہلی سنتیں پڑھ رہا تھا کہ قیام کی حالت میں مجھے القاء ہوا:۔

"اِذْ اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ"

(سورۃ یٰسین ع ۲)

"یعنی جس وقت ہم نے پہلے تو ان کی طرف دو کو بھیجا لیکن انہوں نے ان دونوں کا انکار کر دیا۔ اس پر ہم نے پہلے دونوں کو تیسرا آدمی بھیج کر طاقت بخشی"

اس کے ساتھ ہی میرے دل میں سوال پیدا ہوا کہ ہم تین تو نہیں بلکہ چار تھے۔ جو مولوی صاحب کو سمجھانے گئے تھے۔ تب پھر القاء ہوا۔

وَجَاءَ مِنْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى۔ (سورۃ یٰسین ع ۲)

"اور شہر کے دوسرے سرے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا"

تب میرے دل میں خیال آیا کہ اب مطابقت درست ہے کیونکہ ہم تین مبلغ اور ملک امیر احمد صاحب چوتھے تھے ان کے بعد مولوی عبدالرؤف صاحب کے متعلق مجھے القاء ہوا:۔

"فَاِذَا هُمْ خَامِدُوْنَ"

(یٰسین ع ۲)

"وہ اچانک بجھے ہوئے کوئلہ کی طرح ہو گئے"

میں نے سنتیں ختم کر کے مولوی صاحب کے بھائی میاں خیر محمد صاحب اور دوسروں کو اس نظارے سے اطلاع دی۔ ہم نے مولوی صاحب کے ہاں سے کھانا کھانا بھی پسند نہ کیا۔ ہاں جو چند آدمی اپنے ایمان پر قائم تھے ان کے اصرار پر ان کے ہاں سے کھانا کھایا ۲ر اور ۳ر مئی ۱۹۴۸ء کی وہ درمیانی رات میں نے روتے ہوئے اور یہ دعائیں کرتے ہوئے گزاری کہ اے مولا ہم بظاہر یہاں سے ناکام جا رہے ہیں۔ تو ہی اپنے فضل سے یہاں پھر دوبارہ جماعت قائم کرے گا تو میں آسکتا ہوں ورنہ نہیں۔

۳ر مئی کی صبح کو ہم سب اپنے اپنے مقامات کی طرف واپس آ گئے۔ کچھ دنوں کے بعد مولوی عبدالرؤف صاحب کے لڑکے میاں ملی انور صاحب جو ان دنوں طالبعلم تھے کا خط مجھے ملا کہ ہمارے والد صاحب کے لئے دعا کریں۔ میں نے لکھا کہ کیا بات تو پتہ چلا کہ مولوی صاحب

Digitized by khilafat Library Rabwah

۲۵ مئی ۱۹۴۸ء کو کھیتوں میں بیل گاڑی پر سوار ہو کر گئے کہ بیل گاڑی کا کچھ حصہ اچانک ٹوٹ جانے کی وجہ سے مولوی صاحب کو سخت چوٹیں آئیں اور مولوی صاحب کے سب عزیز تیمارداری کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ کچھ دنوں بعد ان کو آرام آگیا تو عزیز واپس چلے گئے۔ اس کے بعد مکرم ملک امیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حلقہ بادڑہ کی تفصیلی چٹھی مجھے موصول ہوئی کہ مولوی عبدالرؤف صاحب جن کو شدید چوٹیں آئیں اور پھر بظاہر آرام بھی آگیا تھا مگر پھر تکلیف غیر معمولی طور پر بڑھ گئی۔ مولوی صاحب ۸ رجون ۱۹۴۸ء کو انتقال کر گئے۔

"انا للہ وانا الیہ راجعون"

مجھے اس خبر سے بڑا صدمہ ہوا لیکن چونکہ مولوی صاحب نے اپنی اولاد وغیرہ کو بار بار یہ سمجھایا کہ احمدیت سچی ہے اور میں نے جو کچھ کیا وہ ڈرتے ڈرتے کیا۔ اس لئے ان کے کئی شاگرد اور بھائی اور اولاد پھر احمدیت پر قائم ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کے بھائی مولوی عبدالغفور صاحب جو ابھی زندہ ہیں وہ بھی کئی سالوں کے بعد پھر واپس جماعت میں داخل ہو گئے۔ اور پھر نہ صرف وہاں جماعت قائم ہوئی بلکہ کھنڈو پوٹھو، انور آباد، گوریجی صالح آباد اور واردو وغیرہ کئی جماعتیں قائم ہو گئیں الحمدللہ

اسی علاقہ میں سلسلہ احمدیہ کی تائید میں خدا تعالیٰ کے ایک اور نشان کا آپ نے یوں تذکرہ فرمایا:۔

"ایک دفعہ حیدر آباد سندھ سے مجھے پیر وہاں جانے کا موقع ملا میں نے وہاں کئی دن لوگوں کو تبلیغ کی تو ایک رئیس دلیل محمد نام نے مجھ سے وعدہ کیا کہ میں آپ کے جانے سے پہلے بیعت کر لوں گا۔ چنانچہ جس صبح میں نے واپس روانہ ہونا تھا اس سے پہلی شام بہت سے سندھی غیر احمدی اور احمدی جو سیدوں کا بہت احترام کرتے ہیں مجھے ملنے کے لئے آگئے۔ میں نے رئیس دلیل محمد سے بیعت کے لئے کہا تو وہ چپ رہا اور تھوڑی دیر کے بعد مصافحہ کر کے دعا کے واسطے کہتے ہوئے جانے کی کوشش کرنے لگا۔ تو میں نے کہا میں نہ آپ سے مصافحہ کرنے کو تیار ہوں اور نہ دعا کیونکہ آپ نے خدا اور اس کے رسول کو ناراض کیا ہے جن کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی تو میری دعا کیا اثر کر سکتی ہے لیکن اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ کئی لوگوں نے بھی اسے کہا۔ کہ شاہ صاحب کو ناراض نہ کرو مگر وہ خاموشی کے ساتھ چل دیا۔ میں صبح واپس حیدر آباد آگیا تو چند دنوں کے بعد مجھے اطلاع ملی کہ رئیس دلیل محمد کو ناگ نے کاٹا اور وہ اس دنیا سے سدھار گیا۔ اس طرح ان واقعات سے احمدیوں کے ایمان پختہ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ لوگ بڑے مخلص ہیں۔ اور جب بھی جلسے وغیرہ پر آئیں مجھے مل کر جاتے ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ"

احمدی بچوں کے نام آپ کیا پیغام دینا پسند کریں گے؟

"میرا پیغام اور میری نصیحت یہ ہے کہ احمدیت کی بدولت خدا تعالیٰ ہر قسم کی نعمتیں دیتا ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ میں ایک غریب گھرانے کا فرد ہوں جو ۹ آنے ماہوار فیس ادا کرنے کے قابل بھی نہ تھا۔ مگر

Digitized by khilafat Library Rabwah

احمدیت کے طفیل خدا نے فضل کیا اور اب ۶۰/۵۰ روپیہ میرا چندہ وصیت ہی ہوتا ہے۔ اسی لئے میں ہر ایک عزیز احمدی بھائی سے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا نے اپنے پیارے مسیح محمدی علیہ السلام سے جو وعدہ کر رکھا ہے۔ کہ

"میں تیرے دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا اور انکے نفوس و اموال میں برکت دونگا"

یہ وعدہ ہر احمدی اپنی ذات میں پورا ہوتا دیکھ سکتا ہے۔ ہمیں احمدیت کی اس نعمت کی ہر ممکن قدر کرنی چاہیئے۔ "خداداری چہ غم داری" یعنی اگر تجھے خدا مل گیا تو پھر کس چیز کا غم ہے"۔

ان ایمان افروز واقعات اور پُر اثر پیغام کے ساتھ یہ مجلس ختم ہوئی ؂

جواہر پارے

مرسلہ:۔ متین احمد ظفر مجلس عزیز آباد کراچی

احمدیت کیا ہے؟

حضرت مصلح موعودؓ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"کیا کبھی تم نے یہ سمجھنے کی کوشش بھی کی ہے کہ احمدیت میں داخل ہونے کی وجہ سے تم پر کیا کیا ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ احمدیت اس کا نام نہیں کہ چند روپے چندہ دیدیا یا منہ پر پانی کے چند چھینٹے ڈالے اور وضو کر کے دو چار سجدے اور رکوع کر دیئے۔

بلکہ

احمدیت اللہ تعالیٰ سے ایسے تعلق کا نام ہے کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے بندے کا اتصال ہو جائے۔ اور بندہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں اور محبوبوں میں شامل ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں فرق نہیں کرتا۔ اُس کا دروازہ ہر ایک بندے کے لئے کھلا ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ بندہ اپنے اندر یہ تڑپ پیدا کرے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ملے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اور میری زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے"

(الازہار لذوات الخمار ص۳۲۶)

Digitized by khilafat Library Rabwah

ہے عمل میں کامیابی

(مکرم فہیم احمد - جامعہ احمدیہ ربوہ)

مسرت تیز تیز قدموں سے چلتی ہوئی گھر پہنچی۔ اس کے چہرے پر سے خوشی ٹپک رہی تھی۔ ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے اُس نے ایک لمبا اور مشکل سفر کامیابی سے طے کر لیا ہو۔ اندر داخل ہوتے ہی فخریہ انداز سے اس کے منہ سے بے اختیار یہ الفاظ نکلے۔ امی جان، امی جان! ہمارا نتیجہ نکل آیا۔ میں امتحان میں کامیاب ہو گئی اور جماعت میں دوم آئی ہوں۔" امی جان کا دل بھی خوشی سے بھر گیا۔ مسرت کو شاباش دی اور پیار کیا۔ اور بڑے پیار سے کہنے لگیں۔ دیکھو بیٹی۔ اللہ میاں کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتے۔ جو بچے محنت کرتے ہیں وہی کامیاب ہوتے ہیں اور دین و دنیا میں عزت پاتے ہیں۔ دیکھو تم نے محنت کی تو تم پاس ہو گئیں۔ لیکن جن بچوں نے محنت نہ کی وہ فیل ہو گئے۔

مسرت آج چوتھی جماعت سے پانچویں جماعت میں آئی تھی۔ اُس کا دل خوشی سے باغ باغ ہو رہا تھا اور اس میں مزید بڑی کامیابیوں کے حاصل کرنے کیلئے ایک ولولہ جوش مار رہا تھا۔ لیکن غالدہ نے چونکہ اچھی طرح محنت نہ کی تھی۔ اور سارا وقت کھیل کود میں گزار دیا تھا اس لئے وہ امتحان میں فیل ہو گئی اور اُس کا چہرہ افسردہ اور غمگین نظر آ رہا تھا اور وہ دوسروں سے بات کرنے میں شرما رہی تھی۔

تو دیکھا بچو نتیجے کا دن کیسا عجیب دن ہوتا ہے خوشی کا بھی اور غمی کا بھی۔ کوئی تو اس دن ہار جاتا اور کوئی جیت جاتا ہے ہارنے والا غمگین اور جیتنے والا خوش ہوتا ہے۔ لیکن بچو! نتیجے کے اس ہارنے یا جیتنے والے دن کے علاوہ ایک اور ہارنے یا جیتنے والا دن بھی مقرر ہے۔ جانتے ہو یہ کونسا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے جو اللہ میاں نے انسان کو اس کے اعمال کی جزاء دینے کے لئے مقرر فرمایا ہے اور اس دن کو اُسی نے "یوم التغابن" کا نام دیا ہے۔ جس کے معنی ہیں ہارنے جیتنے کا دن۔ تو بچو ہمیں چاہیئے کہ جسطرح ہم اپنی جماعت کے امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے محنت و کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح اس دن بھی کامیابی حاصل کرنے کیلئے اپنی پوری پوری محنت اور کوشش کریں۔ اور وہ اسطرح کہ زیادہ سے زیادہ اچھے اور نیک کام کریں۔ پانچوں نمازیں باقاعدگی سے ادا کریں۔ اپنے والدین کا کہنا مانیں بڑوں کی عزت کریں اور ہمیشہ سچ بولیں۔ اور ہر بُرے کام کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ اُس دن جس نے نیک کام زیادہ کئے ہوں گے وہ تو کامیاب ہو جائیگا اور خوش ہوگا لیکن جس نے اچھے کام نہ کئے ہونگے وہ ناکام رہیگا اور سخت غمگین ہوگا۔

پس آؤ آج سے ہم یہ عہد کر لیں کہ آئندہ پوری محنت اور کوشش کیساتھ دونوں امتحانوں کیلئے تیاری کریں گے۔ لیکن اللہ کے فضل کے بغیر یہ دونوں تیاریاں کرنی بہت مشکل ہیں۔ اسلئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا بھی کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ ہمیں دونوں امتحانوں میں کامیاب فرمائے۔ آمین

Digitized by khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

از عبدالرحمٰن شاکر

حکیم غلام حسین صاحب لائبریرین

خلافت ثانیہ کے قیام کے بعد دسمبر ۱۹۱۶ء میں قادیان میں پہلی باقاعدہ لائبریری قائم ہوئی جس کا نام صادق لائبریری تھا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے اپنا عظیم کتب خانہ جماعت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ شہزادہ عبدالمجید صاحبؓ لدھیانوی پہلے لائبریرین مقرر ہوئے۔ جولائی ۱۹۲۲ء میں جب شہزادہ صاحب زندگی وقف کر کے ایران تشریف لے گئے تو اُن کی جگہ بابو عبدالحمید صاحب مقرر ہوئے۔ اُنہوں نے ۱۳ر جنوری ۱۹۲۹ء کو حکیم غلام حسین صاحبؓ کو چارج دیا۔

حکیم غلام حسن صاحب ولد حکیم نور احمد صاحب موضع ہیلاں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ میٹرک تک تعلیم تھی۔ قادیان آنے سے قبل وہ ریاست بھوپال کے شاہی کتب خانہ میں عرصہ تک کام کر چکے تھے جہاں وہ اپنے ایک عزیز بابو رحمت اللہ صاحب اوورسیئر کے توسط سے پہنچے تھے۔

حضرت خلیفۃ ثانیؓ کے حکم سے حضرت مولانا عبیداللہ بسمل صاحب کو بھوپال میں تبلیغ سلسلہ کے لئے بھیجا گیا۔ وہ کتابوں کے کیڑے تھے۔ ہر وقت مطالعہ کتب میں مصروف رہتے۔ شاہی کتب خانہ میں حکیم غلام حسین صاحب سے جو ملاقات ہوئی تو بہت خوش ہوئے اور اس طرح اُن کو اپنے علمی ذوق کی تسکین کا بڑا سامان مل گیا۔ کچھ عرصہ بعد مولانا بسمل کو واپس بلوا لیا گیا اور اتفاق سے ۱۹۲۹ء میں حکیم غلام حسین صاحب بھی لائبریرین ہو کر قادیان آ گئے اور لطف کی بات یہ ہوئی کہ دونوں بالکل ہمسایہ تھے۔

مولانا عبیداللہ صاحب کی بیٹھک اُن دنوں علم و فضل کا مرکز تھا۔ یوں بھی لوگ طبّی مشورہ کے لئے آتے تھے۔ وہاں میری اور حکیم غلام حسین صاحب کی پہلی ملاقات ہوئی۔ آہستہ آہستہ واقفیت بڑھتی گئی اور پھر بے تکلفی کی حدود بھی پھلانگ گئی۔ اُسی زمانہ میں بعض دفعہ حکیم غلام حسین صاحب مجھے کتابیں دیتے وقت کچھ ہچکچاہٹ سی محسوس کرتے اور مجھے تکلیف ہوتی تھی۔

کتب خانہ کی دیکھ بھال بڑے انہماک سے کرتے۔ اُن کو ہر کتاب کا ذاتی طور پر علم ہوتا کہ کس فن کی ہے۔ کس الماری میں کہاں پڑی ہے۔ ایک دفعہ ایک مناظرے کے لئے حکیم صاحب اندھیرے میں کتب نکال کر لائے۔ واپس آمدہ کتب کو خود اپنی جگہ پر رکھتے اور مددگار کارکن پر اعتبار نہ کرتے۔ حتی الوسع اپنا تمام کام کر کے گھر کو لوٹا کرتے۔ دس دن

Digitized by khilafat Library Rabwah

کے بعد بھی جو کتب باہر ہوتیں اُن کی علیحدہ فہرست بنا کر اُن لوگوں سے واپسی کا مطالبہ کرتے۔ اس معاملہ میں کسی کا لحاظ نہ کرتے۔

حکیم غلام حسین صاحب بہت نیک طبع۔ نمازی۔ تہجد گذار۔ دُعاگو اور صاحبِ کشف و الہام تھے۔ ہر شخص سے خوش خلقی سے پیش آتے اور ہمدردی دکھاتے۔ طبیعت میں ظرافت بھی کافی تھی۔

چونکہ طب خاندانی پیشہ تھا اسلئے نبض دیکھتے ہی مرض کو سمجھ لیا کرتے۔ مَیں نے بارہا تجربہ کیا۔ پس نبض دیکھتے ہی کہہ دیتے کہ تم نے فلاں چیز کھائی ہے اُس کی وجہ سے یہ تکلیف ہوئی ہے اور بالکل سستا نسخہ بتاتے جو ایک دو پیسہ میں آجائے۔ آپ حسابات کے بھی خاصے ماہر تھے۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور مولانا شیر علی صاحب کے ذاتی حسابات بھی حکیم صاحب کے ہی سپرد تھے۔

خُدا تعالیٰ حکیم صاحب کو کشوف و الہام سے نوازتا رہتا۔ جن کا ذکر وہ اپنے حلقہ احباب میں فرور کرتے۔

دوسری جنگ عظیم ستمبر ۱۹۳۹ء کو شروع ہوئی تو کچھ عرصہ بعد حکیم صاحب نے دفتر میں ذکر کیا کہ اُن کو الہاماً بتایا گیا ہے کہ "دشمن پہنچ گیا تبریز"۔ تبریز ایران کا شمالی شہر ہے۔ روس کی سرحد کے قریب۔ ہم لوگ حیران ہوئے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ جرمنی کی فوج وہاں گئی ہو۔ مگر بعد میں جب چرچل کی کتاب ہسٹری آف دی سیکنڈ گریٹ وار چھ جلدوں میں پڑھی تو اس الہام کی صداقت پہ کوئی شبہ نہ رہا۔ واقعی جرمن فوجیں تبریز تک پہنچ گئی تھیں۔ جبھی تو چرچل۔ سٹالن اور روزویلٹ نے رضا شاہ اوّل کو مجبور کیا تھا کہ ان کو یہاں سے نکالو انہوں نے ذرا لیت و لعل کی تو فوراً قید کر کے پہلے جزیرہ ماریشس میں اور پھر جوہنسبرگ جنوبی افریقہ میں رکھا جہاں وہ فوت ہو گئے۔

ایک دن نماز فجر کے بعد گھر آتے ہوئے مجھے کہنے لگے کہ تمہارے ہاں دوسرا لڑکا پیدا ہوا ہے اور تم نے کچھ کھلایا نہیں۔ مَیں نے حیرانی سے کہا کہ میرے ہاں کوئی دوسرا لڑکا نہیں ہے تو کہنے لگے۔ ہیرا پھیری نہ کرو مجھے تو خُدا تعالیٰ نے بتایا اور تم چالاکی کرتے ہو۔ مَیں نے کہا ہمارے گھر چل کر دیکھ لیں۔ جب خوب تسلی کر لی تو کہنے لگے کہ انشاء اللہ دوسرا لڑکا آنیوالا ہے جب وہ لڑکا پیدا ہوا تو مَیں نے اطلاع دی گھر آکر اُسے دیکھا۔ گود میں اٹھایا اور چار آنے دیئے۔ (آجکل وہ کراچی میں پوسٹل لائف انشورنس کے ہیڈ آفس میں کام کرتا ہے۔)

تقسیم ملک کے بعد حکیم صاحب نے جینیوا میں بتایا کہ الہام ہوا ہے "اوینھما الیٰ ربوۃ" ابھی شہر ربوہ کا تصور بھی موجود نہ تھا۔ اب تو ربوہ ایک انٹرنیشنل شہر ہے۔ اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں۔ کہاں تک لکھوں۔

حکیم صاحب کی عادت تھی کہ اپنے خوابوں اور الہاموں کی خوب تشہیر کرتے۔ ایک دن مَیں نے علیحدگی

Digitized by khilafat Library Rabwah

میں لے جاکر کہا کہ اس طرح نہ کیا کریں کہیں آپ کا نفس آپ کو دھوکا نہ دے اور ٹھوکر لگ جائے تو فوراً سمجھ گئے اور بہت محتاط ہو گئے۔

"قادیان سے تقسیم کے بعد کافی عرصہ تک ہماری لائبریری یہاں آگئی تھی مگر چونکہ ربوہ میں مطلق انتظام نہ تھا اس لئے کتابیں چنیوٹ میں ہی پڑی تھیں۔ کہ یکایک ۱۳ر جون ۱۹۵۰ء کو حکیم صاحب کا انتقال ہو گیا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی توجہ سے آخر یہاں لائبریری کے لئے ایک کمرہ بنایا گیا جس میں کتابیں منتقل کر دی گئیں۔ مولانا جلال الدین شمس صاحب نے اخبار میں لائبریرین کے لئے اشتہار دیا انٹرویو کے بعد خاکسار راقم الحروف کا بطور لائبریرین تقرر ہوا۔ آگے رپورٹ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بابت ۱۹۵۰-۵۱ء ملاحظہ ہو:۔

"افسوس کہ سال زیر رپورٹ میں مرکزی لائبریری کے دیرینہ اور مستعد کارکن حکیم غلام حسین صاحب ۱۳ر جنوری ۱۹۵۰ء کو ایک مختصری علالت کے بعد وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم ایک محنتی۔ دیانتدار اور مخلص کارکن تھے۔ حکیم صاحب مرحوم کی جگہ لائبریری کا کام چوہدری عبدالرحمن صاحب شاکر کے سپرد کیا گیا۔" (صفحہ ۸۹)

"حکیم غلام حسین صاحب مرحوم لائبریری کی کتب چنیوٹ سے ربوہ لے آئے تھے۔ ابھی اُن کو ترتیب نہ دے سکے تھے کہ داعی اجل کو لبیک کہا اور اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ اس لئے الماریوں میں کتب بے ترتیبی سے مختلف مضمونوں کی ملی جُلی پڑی تھیں یکم ستمبر ۱۹۵۰ء کو شاکر صاحب نے چارج لیا اور نہایت محنت اور تندہی سے کتابوں کو مضمون وار کر کے ترتیب دیکر الماریوں میں رکھا۔"

(صفحہ ۸۹)

اب رپورٹ صدر انجمن احمدیہ بابت سال ۱۹۵۲-۵۳ء ملاحظہ ہو:۔

"سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مشاورت ۱۹۵۲ء پر سلسلہ کی لائبریری کو زیادہ جامع اور وسیع کرنے پر سیر کن تبصرہ فرمایا اور فرمایا کہ آئندہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی مرکزی لائبریری اور حضور کی اپنی لائبریری کو یکجا کیا جائے اور اُس کا نام خلافت لائبریری رکھا گیا ہے۔ چنانچہ مئی ۱۹۵۲ء سے اس پر عمل درآمد کیا گیا ہے۔

خلافت لائبریری کی موجودہ تشکیل یہ ہے کہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

اس کا ایک حصہ (سابقہ مرکزی لائبریری)
کتب خانہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ۔
کتب خانہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ۔
کتب خانہ حضرت مرزا سلطان احمد
صاحب اور کتب صدر انجمن احمدیہ پر
مشتمل ہے۔ اس میں چوہدری عبدالرحمٰن
صاحب شاکر لائبریرین اور ایک
مددگار کارکن کام کرتے ہیں۔ دوسرا
حصہ اس کا وہ ہے جو پہلے حضرت
خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ
العزیز کی ذاتی لائبریری ہوتی تھی۔
اس حصہ میں چوہدری خلیل احمد صاحب
اور ایک مددگار کارکن کام کرتے
ہیں۔ لائبریری کے دونوں حصوں پر
مولوی محمد صدیق صاحب فاضل واقفِ
زندگی انچارج خلافت لائبریری ہیں۔

(صـ ۸۳)

خاکسار عبدالرحمٰن شاکر کو خدا تعالیٰ نے ۱۹۵۱ء
میں بذریعہ کشف بتادیا تھا کہ جہاں اب ربوہ شہر آباد
ہے یہاں پر لائبریری میں کام کروں گا۔ پوری تفصیل
کے لئے دیکھئے رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی بابت
ماہ جنوری ۱۹۵۳ء۔ میرے مضمون کا عنوان ہے:۔

RABWAH, THE LAND OF MY
DREAMS.

جن دنوں میں لائبریری کو ترتیب دے رہا تھا
تو حکیم صاحب مجھے قدم قدم پر یاد آیا کرتے تھے۔
مرحوم بھائی کبھی مذاقاً میری اور مولوی احمد خانصاحب
نسیم کی ہجو لکھا کرتے تھے۔ جو ہوتی تو تُک بندی تھی
مگر حکیم صاحب ہمیں ہنسایا بہت کرتے تھے۔

حکیم صاحب مرحوم نے دو بیٹیاں اور تین
لڑکے یادگار چھوڑے۔ بڑی بیٹی نصرت گرلز سکول
میں ملازم ہے۔ دوسری اب بیوہ ہوگئی ہے۔ بڑا
لڑکا بشیر احمد وائڈ اراولپنڈی میں ہے۔ دوسرا
محمود احمد نشتر میڈیکل کالج میں آرکٹ ہے
اور تیسرا بھی وائڈ امیں ملازم ہے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی

آپ نے آکسفورڈ کا نام تو ضرور سُنا ہوگا۔ لندن
سے ۵۲ میل کے فاصلے پر آکسفورڈ کے مقام پر اسی
نام کی یونیورسٹی ہے۔ پہلے پہل بارہویں صدی میں اسکا
نام سننے میں آیا۔ اس کے بعد یہ لگاتار ترقی کرتی چلی
گئی۔ اور تعلیم کا دائرہ وسیع تر ہوتا گیا۔ اور اب یہ
دُنیا کی مشہور ترین اور ترقی یافتہ یونیورسٹیوں میں
شمار ہوتی ہے۔ اب ۲۷ کالج اس یونیورسٹی سے ملحق
ہیں۔ اس میں ۸۰۰۰ طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں یہاں
کے تعلیمیافتہ لوگ دُنیا بھر میں عزت اور قدر کی نگاہ
سے دیکھے جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی یہاں زیر تعلیم رہے ہیں یہاں تاریخ،
طب، ریاضی، ادب اور سائنس۔ الغرض ہر طرح کی م

م۔ ڈگریاں دی جاتی ہیں تعلیم کے علاوہ آکسفورڈ نے موٹروں کی صنعت میں بھی بہت ترقی کی ہے۔ (شیخ منیر احمد شیخوپورہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

ایرانی کی کہانی

کبھی ہنستے کبھی روتے

طارق احمد بٹ ۔ کراچی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایران میں ایک ملّاجی رہا کرتے تھے۔ ان کا نام نصیر الدین تھا۔ ملّا نصیر الدین کی حیثیت ایرانی قصّوں میں وہی ہے جو ترکی میں خواجہ نصیر الدین کی ہے۔ ملّاجی اپنی دانائی اور سادہ لوحی دونوں باتوں کے لئے مشہور ہیں۔

ایک دن ملّا نصیر الدین اصفہان کے عالی شان بازار میں ٹہل رہے تھے۔ وہ چلتے چلتے دائیں بائیں دوستوں کو خرید و فروخت کرتے دیکھتے جاتے اور انہیں جُھک جُھک کر سلام کرتے جاتے۔ جب کبھی وہ تبریز یا ہمدان اور کبھی ہندوستان یا مصر کے دُور دراز سفر سے واپس آکر ان بازاروں میں نکلتے تو ان کی چہل پہل اور رونق دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔ وہ چلتے چلتے ایک چھوٹے بازار کے قریب پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ چند آدمی سر جوڑے کھڑے ہیں۔ اُن میں ایک ساربان بھی تھا۔ جس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی۔ وہ لوگ اس چیز کے بارے میں بحث کر رہے تھے۔ اس ساربان کا نام موسیٰ تھا۔ حسبِ عادت ملّاجی کا دل فوراً چاہا کہ ان لوگوں سے معلوم کریں کہ وہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ ملّاجی کو لوگوں نے پہچان لیا۔ اور آگے بڑھ کر انہیں سلام کیا۔ ملّاجی نے سلام کا جواب دیا۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا:۔

"ملّاجی۔ ہم لوگ یہ دیکھ کر حیران ہیں کہ یہ کیا شئے ہے۔ موسیٰ ساربان ریگستان سے اُونٹ لے کر گزر رہا تھا کہ اسکی نظر اس پر پڑی"

اور اس کے بعد موسیٰ ساربان نے اپنے دائیں کندھے سے ریشمی رومال اتار کر بائیں کندھے پر رکھ لیا اور جلدی سے بولا۔

"مَیں جھٹ اُونٹ پر سے اُترا اور اُسے اٹھا لیا۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ ہے کیا؟ مَیں نے سوچا کہ بازار میں کچھ سمجھدار لوگ مل جائیں گے جو مجھے بتائیں گے کہ یہ کیا شئے ہے۔ مگر اتنی دیر ہو گئی کسی کی سمجھ میں نہیں آیا"

ایک نوجوان جس کا نام مُصطفےٰ تھا۔ آگے بڑھا اور ملّا سے کہا:۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

"ملّا جی۔ آپ تو سب کچھ جانتے ہیں
بھلا پہچانیئے تو یہ کیا چیز ہے؟"

ملّا نصر الدین نے اُس چیز کو گھُور کر دیکھا۔ موٹی سار بان کے ہاتھ پر دھات اور شیشہ کی بنی ہوئی ایک چھوٹی سی ڈبیا رکھی تھی۔ اس ڈبیا کے اندر کچھ حروف بنے تھے اور ایک ننھی سی سوئی تھی۔ جب ڈبیا کو حرکت ہوئی تو وہ ہلنے لگی۔ لیکن پھر رک گئی اور ایک سمت پر قائم ہو گئی ۔!

ملّا جی نے اس ڈبیا کو اپنے ہاتھ میں لیا اور ادھر اُدھر ہلا کر دیکھنے لگے۔ سوئی متحرک ہوئی اور جب قائم ہوئی تو اس کا سرا شمال کی جانب ہی تھا۔ ملّا جی نے حسب معمول اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرا۔ وہ بہت سوچ بچار کے وقت یونہی کیا کرتے تھے۔ کبھی وہ ڈبیا کو دیکھتے پھر ان لوگوں کو۔ اس عمل کو انہوں نے کئی بار دہرایا اور پھر وہ ڈبیا موٹی سار بان کے ہاتھ میں دے دی۔

سار بان نے ملّا جی سے پوچھا:۔

"کیا ہے یہ؟"

اور جواب کی اُمید میں انہیں غور سے تکنے لگا۔ سب لوگوں کو یقین تھا کہ فاضل ملّا کی زبان سے عقل و دانش کی بات سنیں گے۔ وہ تمام اس عجیب و غریب گھڑی کو حیرت سے دیکھ رہے تھے اور اسکی اس حرکت سے دنگ تھے کہ اس کا سرا ہر وقت ہر حالت میں شمال کی جانب رہتا ہے۔

ملّا جی نے پھر اپنی داڑھی کو سہلایا مگر زبان سے کچھ نہ بولے۔ اس کے بعد انہوں نے ایک دم رونا شروع کر دیا اور پھر ایک دم زور زور سے ہنسنے لگے۔ لوگ حیران پریشان کھڑے تھے کہ یہ کیا بات ہے۔ اور ملّا جی برابر اسی طرح روتے ہنستے رہے کبھی ہنستے کبھی روتے۔ آخر لوگ تنگ آ گئے۔ اور ملّا جی سے پوچھنے لگے کہ

"ملّا جی۔ آخر آپ روتے کیوں ہیں؟"

کچھ لوگوں نے ڈرتے ڈرتے پوچھا:۔

"آپ ہنستے کیوں ہیں؟"

مصطفیٰ نے کہا:۔

"ہم نے کبھی کسی کو اس طرح روتے ہنستے نہیں دیکھا۔ کوئی بھی ایک ساتھ یوں کبھی ہنستا روتا نہیں ہے۔"

ملّا جی نے کہا:۔

"میں ابھی تم لوگوں کو بتاؤں گا کہ میں کیوں روتا ہوں اور کیوں ہنستا ہوں۔"

اتنی دیر میں سارے بازار کے چلنے پھرنے والے لڑکے، جوان، بوڑھے۔ جمع ہو کر ملّا جی کے چاروں طرف اکٹھے ہو گئے اور سارا مجمع یہ سُننے کے لئے بے چین تھا کہ دیکھیں ملّا جی کی زبان سے کون سی حکمت کی بات نکلتی ہے۔

جو لوگ ملّا نصر الدین کو نہیں جانتے تھے۔ واقف لوگوں نے ان کو بڑے فخر سے یہ بتایا کہ وہ کون ہیں۔ عورتیں اپنے برقعوں میں مُنہ چھپائے اسجگہ آ کر کھڑی ہو گئیں۔ آخر ملّا نصر الدین نے کہنا شروع کیا:۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

"میں روتا اس لئے ہوں کہ تم لوگوں میں سے ایک بھی اس لائق نہیں جو پہچان سکے کہ یہ ننھا سا گول مکس اور اس میں یہ متحرک سوئی کیا ہے۔ تم سب کتنے بے وقوف اور احمق ہو۔ مجھے اس بات سے شرم آتی ہے، کیا تم کو اب بھی تعجب ہے کہ میں کیوں روتا ہوں؟"

اور یہ کہہ کر ملا جی نے چاروں طرف نظر ڈالی۔ وہ ہر شخص کو غور سے دیکھ کر اپنی گردن گھما رہے تھے۔ سب لوگ اپنی لاعلمی پر شرما کر گردنیں جھکائے کھڑے تھے لڑکے تک اپنی جہالت پر شرمندہ ہو کر منہ چھپا رہے تھے۔ البتہ عورتیں اپنے اپنے نقابوں میں منہ ڈھانپے یہ سوچ کر خوش تھیں کہ ان کا کام تو اپنے گھر بار کی دیکھ بھال اور بچوں کا پالنا پوسنا ہے انہیں کسی چیز کے جاننے بوجھنے کی کیا پڑی ہے ان کو اس بات پر ذرا بھی تعجب اور افسوس نہ تھا کہ فاضل ملا کو اس بات پر شرم آ رہی ہے کہ اتنے بڑے شہر میں لوگ ایسے جاہل اور ناسمجھ ہیں۔

مصطفیٰ جو تمام لوگوں کے مقابلے میں ملا جی کو زیادہ جانتا تھا۔ اس نے ہمت کر کے بات بدل دی اور بولا۔

"ملا جی۔ یہ تو آپ نے ہمیں اپنے رونے کی وجہ بتائی ہے۔ اب یہ بھی بتا دیجئے کہ آپ ہنستے کیوں ہیں؟"

اس پر ملا جی ایک بار پھر زور زور سے ہنسے اور بولے:۔

"میں ہنستا اس لئے ہوں کہ مجھے خود بھی تو نہیں معلوم کہ یہ کیا شئے ہے!"

(طارق احمد بٹ۔ کراچی)

جنازے کا سفر

انقلاب سے پہلے کے چین میں جب ایک جنرل جنگ میں مارا گیا تو اس کا جنازہ ایک سال تک حالتِ سفر میں رہا۔ یہ واقعہ جون ۱۹۱۲ء کا ہے۔ جنرل "تری چون" کا جنازہ پیکنگ سے روانہ ہوا اور شغر کے راستے سنکیانگ پہنچایا گیا۔ سینکڑوں سپاہیوں نے ۲۳۰۰ میل کا یہ فاصلہ جون ۱۹۱۲ء سے لے کر جون ۱۹۱۳ء تک طے کیا۔

(عبدالحلیم احمد۔ ربوہ)

مصنوعی پتھر

مغربی جرمنی کے ایک انجینئر کارل ہائنز انگل نے سڑکوں اور شاہراہوں کی تعمیر کے لئے ایک ایسا مصنوعی پتھر ایجاد کیا ہے جو نہ صرف سڑکوں کی تعمیر کے اخراجات میں کمی کا باعث ہوگا بلکہ ٹریفک کے حادثات کم کرنے میں بھی مدد دے سکتا ہے۔

(عامر خلیل اُدیل۔ گجرات)

Digitized by khilafat Library Rabwah

ٹماٹر

اگرچہ جدید سرد خانوں کی سہولتوں کے باعث اب ٹماٹر سارا سال پائے جاتے ہیں لیکن پنجاب میں ٹماٹر کا اصل آغاز موسم گرما ہے۔ اس پھل کے ہزارہا انداز ہیں۔ یہ سبز حالت میں سبزی کے طور پر پکایا جاتا ہے۔ پک جانے پر جب یہ پورے جوبن پر آتا ہے تو اس کی چٹنی بنتی ہے۔ سربہ بنتا ہے۔ اس کا جوس نکالا جاتا ہے۔ غذائیت کے لحاظ سے بھی یہ ہر سبزی سے بڑھ کر ہے۔ اور ہر عمر کے انسان کے لئے مفید ہے۔

ٹماٹر کا جوس

اشیاء:۔ سوا سیر ٹماٹر سُرخ اور پختہ۔ چھوٹا چمچہ بھر نمک۔ اور دو چھوٹے چمچے چینی۔

ترکیب:۔

ٹماٹر صاف کر کے اس کے چار چار ٹکڑے کر کے ابال لیں۔ دس پندرہ منٹ کے بعد اتار کر جوس کی مشین کے ذریعے ان کا جوس نکال کر اس میں نمک اور چینی ملا دیں۔ قوت بخش مشروب بنے گا۔

ٹماٹر کا جام

اشیاء:۔ نصف سیر پختہ اور سُرخ ٹماٹر۔ نصف سیر چینی۔ نصف سیر لیموں۔

ترکیب:۔

ٹماٹروں کو چند لمحے اُبال کر ان کا چھلکا دُور کر کے گودے کو اچھی طرح پھینٹ لیں۔ اب کسی موٹے پیندے والی کڑاہی میں ڈال کر چینی اس میں شامل کر دیں۔ اور خوب اُبالیں۔ حتّٰی کہ اس میں قدرے سختی آجائے۔ اور ہلاتے جائیں۔ پھر لیموں کا رس نچوڑ دیں۔ اور کھلے منہ کی بوتل میں محفوظ کر لیں۔ بہت مزیدار ہوگا۔

(منیرہ کوثر۔ چنیوٹ)

صنعتی نمائش بموقع اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

ماہ ردال میں (۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر) منعقد ہونیوالے سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ کے موقعہ پر ایک صنعتی نمائش لگائی جا رہی ہے۔ آپ بھی اس نمائش کے لئے اپنے ہاتھ کی مصنوعات بھجوائیں (سیکرٹری صنعت و تجارت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

ایک دلچسپ کھیل

جھوٹ موٹ کا بیمار

کردار

عارف ..... ایک لڑکا

اقبال ..... عارف کا چھوٹا بھائی

ڈاکٹر احمد ..... ایک ہنس مکھ اور ذہین ڈاکٹر۔

اور

عارف و اقبال کے امی ابا

پردہ اُٹھتا ہے۔

پہلا منظر

عارف ایک کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور تشحیذ الاذہان کا مطالعہ کر رہا ہے۔ اس کے قریب ہی ایک خالی کرسی پڑی ہے۔ چند لمحے کے بعد "اقبال" اندر داخل ہوتا ہے۔

اقبال :۔ السلام علیکم بھائی جان!

عارف :۔ (نظر اُٹھا کر) وعلیکم السلام۔

(اقبال آکر ساتھ والی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے)

عارف :۔ کہاں سے آرہے ہو؟

اقبال :۔ ذرا فاروق کے ہاں گیا تھا۔ تیمارداری کے لئے۔

عارف :۔ کیوں! اُسے کیا ہوا؟

اقبال :۔ اُسے بخار ہو گیا ہے۔

عارف :۔ اوہ! پھر تو بڑی فکر کی بات ہے۔

اقبال :۔ ارے فکر کیسا بھائی جان! بیمار ہونے میں تو بڑے مزے ہیں۔

عارف :۔ (ہنس کر) وہ کیسے؟

اقبال :۔ اب دیکھئے نا! بیمار کی ہر کوئی خاطر مدارت کرتا ہے۔ مزیدار شربت اور تازہ پھل ہر وقت حاضر ہوتے ہیں۔

عارف :۔ لیکن بھئی! وہ اسلئے مہیا کئے جاتے ہیں کہ مریض جلدی تندرست ہو جائے۔

اقبال :۔ کچھ بھی ہو۔ یہ تو آپ کو ماننا ہی پڑیگا کہ "بیماری بھی نعمت ہے"

عارف :۔ ارے یوں نہ کہو۔ بیماری سراسر زحمت ہے۔

اقبال :۔ میں نہیں مانتا۔ البتہ تجربہ کرنے کو تیار ہوں۔

عارف :۔ (حیران ہو کر) کیسا تجربہ؟

اقبال :۔ بیماری کا۔ میں بیمار بنتا ہوں۔ اور دیکھتا ہوں کہ نعمت ہے یا زحمت ہے۔

عارف :۔ مگر بھئی! سنو تو سہی۔

اقبال :۔ بس بس! اب آپ کسی سے نہیں

Digitized by khilafat Library Rabwah

کہیں گے کہ میں واقعی بیمار نہیں ہوں۔

عارف :۔ اچھا بھئی!

دوسرا منظر

(ایک دوسرا کمرہ ہے۔ جس میں ایک پلنگ پر اقبال لیٹا ہوا ہے۔ پلنگ کے قریب دو کرسیوں پر اس کے امی ابا بیٹھے ہوئے ہیں)

اقبال :۔ امی! امی بڑا درد ہو رہا ہے۔

امی :۔ کہاں ہو رہا ہے۔ بتاؤ تو سہی!

اقبال :۔ پیٹ میں ہو رہا ہے۔ ہائے یہاں۔

(پیٹ پر ہاتھ رکھتا ہے)۔

ابا :۔ (کھڑے ہو کر) اچھا! میں ابھی تم کو ڈاکٹر صاحب کے پاس لے چلتا ہوں۔ اٹھو!

(ابا سہارا دیکر اقبال کو اٹھاتے ہیں۔ اور دروازے سے باہر جاتے ہیں۔ امی حیران پریشان کھڑی رہ جاتی ہیں)۔

(پردہ گرتا ہے)

تیسرا منظر

(پردہ اٹھتا ہے تو ڈاکٹر اجمل کا کلینک ہے ڈاکٹر صاحب اپنی میز پر بیٹھے کوئی کتاب پڑھ رہے ہیں۔ اسی اثنا میں اقبال اور اس کے ابا داخل ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مریض سے بیحد مصروف ہیں)۔

ابا :۔ السلام وعلیکم ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر اجمل :۔ (نظر اٹھا کر) وعلیکم السلام آیئے نعیم صاحب! (اقبال کو دیکھ کر) اور ان صاحبزادے کو کیا ہوا؟

اقبال :۔ ڈاکٹر صاحب! پیٹ میں بڑے زور کا درد ہے۔

ڈاکٹر اجمل :۔ اچھا! یہاں میرے قریب آیئے۔

(اقبال قریب جاتا ہے۔ ڈاکٹر اجمل نبض دیکھتے ہیں۔ پھر پیٹ دبا کر دیکھتے ہیں)

ڈاکٹر اجمل :۔ (پیٹ دبا کر) یہاں ہو رہا ہے!

اقبال :۔ (جلدی سے) جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر اجمل :۔ اچھا۔ ابھی میں انجکشن لگواتا ہوں (زیر لب مسکرا کر) سب ٹھیک ہو جائے گا۔

اقبال :۔ (گھبرا کر) نہیں۔ ڈاکٹر صاحب! انجکشن نہیں۔ کوئی میٹھی گولیاں اور شربت دے دیجئے۔

ڈاکٹر اجمل :۔ نہیں بھائی! تمہاری بیماری کا علاج صرف انجکشن ہے۔

اقبال :۔ ڈاکٹر صاحب! اب انجکشن کی ضرورت نہیں!

ڈاکٹر اجمل :۔ کیوں؟

اقبال :۔ اب درد ختم ہو گیا ہے۔

ابا :۔ ہائیں۔ (حیرانی سے کبھی ڈاکٹر اجمل کو دیکھتے ہیں کبھی اقبال کو)

ڈاکٹر اجمل :۔ (قہقہہ مار کر) جی ہاں! نعیم صاحب گئی ان کی بیماری!

ابا :۔ (حیرانی سے) مگر کیسے؟

ڈاکٹر اجمل :۔ وہ ایسے کہ یہ صاحبزادے بہانے بازی کے موڈ میں تھے۔ ورنہ کوئی درد وغیرہ نہیں تھا۔

ابا :۔ اچھا۔ (قہقہہ مارتے ہیں) ڈاکٹر صاحب بھی ہنسنے لگتے ہیں۔ اقبال شرمندہ سا ہو جاتا ہے۔

(اور پردہ گرتا ہے)

Digitized by khilafat Library Rabwah

شگفتہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ فرماتے ہیں:۔

"ایک مرتبہ مہاراجہ کشمیر نے مجھ سے کہا۔ کہ کیوں مولوی جی! تم ہم کو کہتے ہو کہ تم سؤر کھاتے ہو اس لئے بے جا حملہ کر بیٹھتے ہو۔ بھلا یہ تو بتاؤ۔ کہ انگریز بھی تو سؤر کھاتے ہیں وہ کیوں اس طرح ناعاقبت اندیشی سے حملہ نہیں کرتے۔ میں نے کہا کہ وہ ساتھ گائے کا گوشت بھی کھاتے رہتے ہیں۔ اس سے اصلاح ہو جاتی ہے۔ سن کر خاموش ہی ہو گئے۔ اور پھر دو برس تک مجھ سے کوئی مذہبی مباحثہ نہیں کیا۔ (حیات نور ص۷۵)

(شائستہ جبین۔ ربوہ)

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:۔

"موضع دھدرہاں جو ہمارے گاؤں سے جانب جنوب مغرب ایک کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جب میں تبلیغ کے لئے جاتا۔ تو وہاں کا ملاں محمد عالم لوگوں کو میری باتیں سننے سے روکتا اور اس فتویٰ کفر کی جو مجھ پر لگایا تھا جا بجا تشہیر کرتا۔ آخر اس نے موضع مذکور کے ایک مضبوط نوجوان جیون خاں نامی کو جس کا گھرانہ جتھے کے لحاظ سے بھی گاؤں کے تمام زمینداروں پر غالب تھا۔ میرے خلاف ایسا بھڑکایا کہ وہ میرے قتل کے درپے ہو گیا اور مجھے پیغام بھجوایا کہ اگر تم اپنی زندگی چاہتے ہو تو ہمارے گاؤں کا رُخ نہ کرنا۔ ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ میں نے جب یہ پیغام سُنا تو دُعا کے لئے نماز میں کھڑا ہو گیا اور خُدا کے حضور گڑگڑا کر دُعا کی۔ تب اللہ تعالیٰ نے جیون خاں اور ملاں محمد عالم کے متعلق مجھے الہاماً بتایا کہ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝
مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝

اس القاء ربانی کے بعد مجھے دوسرے دن ہی اطلاع ملی کہ جیون خاں شدید قولنج میں مبتلا ہو گیا ہے۔ اور ملاں محمد عالم ایک بد اخلاقی کی بنا پر مسجد کی امامت سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ پھر قولنج کے دورہ کی وجہ سے جیون خاں کی حالت تو یہاں تک پہنچی کہ چند دنوں کے اندر وہ قوی ہیکل جوان مشتِ استخوان ہو کر رہ گیا۔ اور اس کے گھر والے جب ہر طرح کی چارہ جوئی کر کے اس کی زندگی سے مایوس ہو گئے تو اس نے کہا میرے اندر یہ دی گلہاڑیاں اور چھریاں چل رہی ہیں جن کے متعلق میں نے میاں غلام رسول راجیکی والے کو پیغام دیا تھا اگر تم میری زندگی چاہتے ہو تو خُدا کے لئے اُسے راضی کرو اور میرا گناہ معاف کراؤ ورنہ کوئی صورت میرے بچنے کی نہیں۔ آخر اس کے نو دس رشتہ دار باوجود

Digitized by khilafat Library Rabwah

ملاں محمد عالم کے روکنے کے ہمارے گاؤں کے نمبردار کے پاس آئے اور اُسے میرے راضی کرنے کے لئے کہا۔ اُس نے جواب دیا کہ میاں صاحب اگرچہ ہماری برادری کے آدمی ہیں مگر ان کے گھرانے کی بزرگی کی وجہ سے آج تک ہمارا کوئی فرد ان کی چارپائی پر بیٹھنے کی جرأت نہیں کرتا۔ میں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں اس قسم کی باتوں میں ان کی بے ادبی نہ ہو جائے۔

بالآخر وہ ہمارے نمبردار کو لے کر میرے والد محترم اور میرے چچا علم الدین اور حافظ نظام الدین کے ہمراہ میرے پاس آئے اور اپنے سروں سے پگڑیاں اتار کر میرے پاؤں پر رکھدیں اور چیخیں مار مار کر رونے لگے کہ اب یہ پگڑیاں آپ ہمارے سروں پر رکھیں گے تو ہم جائیں گے ورنہ یہ آپ کے قدموں پر دھری رہیں گی۔ ان کی اس حالت کو دیکھ کر میرے والد صاحب اور میرے چچوں نے ان کو معاف کرنے کی سفارش کی جسے بالآخر میں مان کر اپنے بزرگوں کی معیت میں ان لوگوں کے ساتھ دھدریا پہنچا۔ جیون خاں نے جب مجھے دیکھا تو میری توبہ میری توبہ کہتے ہوئے میرے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔ اور اتنا رویا اور چلایا کہ اس کی گریہ وزاری سے اس کے تمام گھر والوں نے بھی رونا اور پیٹنا شروع کر دیا۔ اس وقت یہ عجیب بات ہوئی کہ وہ جیون خاں جسے علاقہ کے طبیب لاعلاج سمجھ کر چھوڑ گئے تھے ہمارے پہنچتے ہی افاقہ محسوس کرنے لگا۔ اور جب تک ہم وہاں بیٹھے رہے وہ آرام سے پڑا رہا۔ مگر جب ہم اپنے گاؤں کی طرف لوٹے تو پھر کچھ دیر بعد درد و کرب کی وہی حالت ہو گئی۔ جس کی وجہ سے پھر اس کے رشتہ داروں نے مجھے بلانے کے لئے ایک آدمی بھیجا اور میں والد صاحب اور چچوں کے فرمانے پر اس آدمی کے ہمراہ جیون خاں کے گھر چلا آیا۔ یہاں پہنچتے ہی اس کے گھر کی تمام عورتوں اور مردوں نے نہایت منت و زاری سے مجھے کہا کہ جب تک جیون خاں کو صحت نہ ہو جائے۔ آپ ہمارے گھر میں ہی تشریف رکھیں اور اپنے گاؤں نہ جائیں۔ ادھر ملاں محمد عالم اور اس کے ہمنواؤں نے جب میری دوبارہ آمد کی خبر سُنی تو جا بجا اس بات کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کیا۔ کہ وہ مریض جسے علاقہ بھر کے اچھے اچھے طبیب لاعلاج کر چکے ہیں۔ اور اب لب گور پڑا ہے۔ یہ مرزائی اسے کیا صحت بخشے گا۔

یہ باتیں جب میرے کانوں میں پہنچیں تو مَیں نے جوش غیرت کے ساتھ خُدا کے حضور جیون خاں کے لئے الحاح اور توجہ سے دُعا شروع کی۔ چنانچہ ابھی ہفتہ عشرہ نہیں گزرا تھا کہ جیون خاں کو خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اعجازی برکتوں کی وجہ سے دوبارہ زندگی عطا فرما دی اور وہ بالکل صحت یاب ہو گیا۔ اس کرشمہ قدرت کا ظاہر ہونا تھا کہ اس گاؤں کے علاوہ گرد و نواح کے اکثر لوگ بھی حیرت زدہ ہو گئے۔ اور جا بجا اس بات کا چرچا کرنے لگ گئے کہ آخر مرزا صاحب کوئی بہت بڑی ہستی ہیں جن کے مریدوں کی دُعا میں اتنا اثر پایا جاتا ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے جلالی و قہری ہاتھ نے ملاں محمد عالم کو

Digitized by khilafat Library Rabwah

پکڑا اور اس کی روسیاہی اور رسوائی کے بعد ایسے بھیانک مرض میں مبتلا کیا کہ اس کے جسم کا آدھا طولانی حصّہ بالکل سیاہ ہوگیا اور وہ اسی مرض میں اس جہان سے کوچ کر گیا۔" (حیات قدسی جلد اول صفحہ ۲۵)

(مرسلہ:۔ امۃ القدیر۔ ربوہ) صفحہ ۲۵

ایک عارف کسی متکبر شخص کو گھوڑے پر سوار دیکھ کر تعجب سے پوچھنے لگے کہ بھائی! اتنا کیوں اکڑتے ہو۔ اُس نے کہا میں بادشاہ وقت کا غلامِ خاص، معتمد رازدان، اس کی خلوت کا مونس، حالتِ خواب کا محافظ، بھوک میں کھانا کھلانے، پیاس میں پانی دینے اور ضرورت میں کام آنیوالا ہوں۔ مجھے بڑا ناز اس پر ہے کہ ہر روز کم از کم تین مرتبہ بادشاہ نظرِ عنایت سے میری طرف دیکھ لیتا ہے۔ عارف نے کہا اچھا تم کسی کام میں غفلت یا خطا کرو تو کیا ہوتا ہے۔ جواب دیا کوڑے لگتے ہیں۔ مار پڑتی ہے۔ عارف نے کہا اگر یہ بات ہے تو مجھے تم سے بڑھ کر فخر کرنا چاہیئے کیونکہ جس کا میں غلام ہوں وہ خود مجھے کھلاتا پلاتا۔ نیند میں میری حفاظت کرتا۔ تنہائی میں میرا ساتھی بن جاتا اور میری تمام خطاؤں کو بخش دیتا ہے اور ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ مجھے نظرِ لطف سے دیکھتا ہے۔ شاہی غلام اس جواب سے متاثر ہو کر گھوڑے سے اترا اور شاہی ملازمت چھوڑ کر شہنشاہ حقیقی کا بندۂ نیک کردار بن گیا۔"

(خیر الموانس جلد اوّل)

(مرسلہ: مجید اکرم عمر۔ ربوہ)

"ایک مرتبہ ایک شخص جو حضرت علیؓ کا دشمن تھا مدینہ میں آیا۔ لیکن اس کے پاس زادِ راہ اور سواری نہ تھی۔ لوگوں نے اسے کہا کہ حضرت امام حسنؓ کے پاس جاؤ ان سے زیادہ فیاض کوئی نہیں ہے۔ وہ آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے اسے دونوں چیزوں کا انتظام کر دیا۔ کسی شخص نے کہا کہ آپ نے ایسے شخص کے ساتھ حسن سلوک کیا ہے جو آپ کا اور آپ کے والد ماجد کا دشمن ہے آپ نے فرمایا۔ کیا میں اپنی آبرو نہ بچاؤں۔"

(ابن عساکر جلد ۴ صفحہ ۲۱۴)

"جنگ عظیم دوم میں جرمنی کے اتحادیوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر بہت سے جرمن قید کر لئے گئے۔ ان کے بچے فاقوں مرنے لگے۔ چنانچہ وافر مقدار میں کھانے کا انتظام کیا گیا۔ لیکن ایک عجیب بات دیکھنے میں آئی۔ وہ بچے بھوک سے اس قدر خائف تھے کہ سیر ہو کر کھانا کھا چکنے کے بعد بھی رات بھر چیخ و پکار کرتے رہتے۔ اور سوتے نہ تھے۔

اس کا سبب معلوم کرنے کی سر توڑ کوششیں کی گئیں۔ مگر بے سود۔ آخر ایک ماہر نفسیات نے مشورہ دیا کہ سونے سے قبل ہر بچہ کو ایک ایک روٹی دے دی جائے تا وہ اسے اپنے پاس محفوظ کرے۔

چنانچہ تجربہ بڑا کامیاب ثابت ہوا۔ اور دیکھا گیا کہ روٹی ملنے پر ہر بچہ یہ کہتا ہوا سو جاتا۔ کہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

"کل میں ہرگز بھوکا نہ رہوں گا۔ کیونکہ میری روٹی میرے پاس موجود ہے"۔
(از الہلال عربی)

حضرت امیر معاویہؓ کے پاس ایک عمر رسیدہ ہدی آیا۔ آپ نے یہ چاہتے ہوئے کہ دیکھیں اس نے دنیا و مافیہا کے بارہ میں کیا رائے قائم کی ہے۔ پوچھا! "دنیا کے بارہ میں تم کیا جانتے ہو؟"

بولا: "ایک سال خوشی و شادمانی کا اور ایک سال عسر و تنگدستی کا۔ کسی کے ہاں پیدائش پر خوشی ہوتی ہے۔ تو کسی کے ہاں موت پر ماتم۔ اور اگر پیدائش کا سلسلہ نہ ہوتا تو دنیا نہ ہوتی۔ اور اگر موت نہ ہوتی تو زمین لوگوں کے لئے ناکافی ہو جاتی"۔ (از الہلال۔ عربی)

مرسلہ:۔ عبدالمومن طاہر۔ جامعہ احمدیہ)

رنگ بنائیے

اشیاء:۔ زنک:۔ ایک پاؤنڈ ۔ وارنش:۔ دیسی یا ولائتی ایک پاؤنڈ
مٹی کا تیل:۔ ایک پاؤ ۔ گیلانی:۔ ایک چھٹانک

ترکیب:۔ زنک کو ایک ڈبہ میں ڈالیں۔ پھر اس میں مٹی کا تیل ڈال کر خوب ہاتھ سے ملائیں۔ یہاں تک کہ پانی کی طرح ہو جائے۔ پھر وارنش ڈال دیں۔

"یہ سفید رنگ بن جائے گا"

گیلے نیل میں تھوڑا سا مٹی کا تیل ڈال کر خوب ملائیں اور پھر ململ کے کپڑے سے چھان لیں۔ پھر چھانے ہوئے تیل کو سفید رنگ میں ڈال دیں۔

"یہ نیلا رنگ بن جائے گا"

بیوڑی آدھ پاؤنڈ مٹی کے تیل میں حل کر لیں۔ پھر نیلا رنگ جو پہلے بنایا ہے اس میں سے تھوڑا سا اس میں ڈالیں اس کو ملائیں پھر ململ کے کپڑے سے چھان لیں تو

"یہ سبز رنگ بن جائے گا"

(مرسلہ:۔ صفدر نذیر جاوید سیکرٹری صنعت و تجارت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

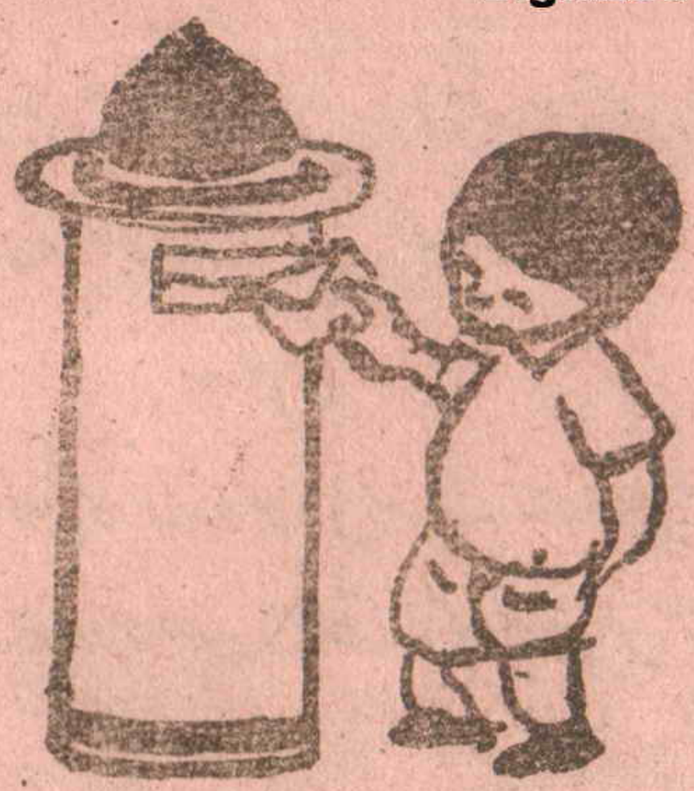

تشحیذ

بزمِ

(۱)

تشحیذ میں اس قدر تعریفی خطوط شائع ہوتے ہیں کہ گمان ہونے لگتا ہے۔ کہ تشحیذ ہر خامی سے پاک ہے۔ اس میں تنقیدی خطوط شائع کرنا انصاف کا تقاضا ہے۔ اگست کے تشحیذ میں تین شخصیتوں کے حالاتِ زندگی شائع ہوئے ہیں۔ ہر دفعہ ایک اہم شخصیت کے حالاتِ زندگی شائع کرنا کافی ہے۔

ناصرات کے صفحات بڑھائے جائیں۔ ناصرات کے صفحات میں کھانے کی تراکیب اور کام کی باتیں شائع کرنی چاہئیں۔

تشحیذ میں دینی باتیں۔ مکالمہ اور کہانیوں کی صورت میں شائع ہونی چاہئیں۔

لطائف کی تعداد بڑھائی جائے۔ لطائف نئے اور دلچسپ ہونے چاہئیں۔ تشحیذ میں پہیلیاں کبھی شائع نہیں ہوئیں۔

ذہنی آزمائش کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا جائے

تشحیذ میں جو مضامین ایک دفعہ شائع ہو جائیں۔ انہیں دوبارہ شائع نہ کیا جائے۔

اُمید ہے کہ آپ ہماری تجاویز سے اتفاق کریں گے۔ اور ہماری حوصلہ افزائی کریں گے۔ تنقیدی خطوط سے ہی تشحیذ پروان چڑھ سکتا ہے۔

(امۃ القدیر۔ شائستہ جبیں۔ فرحت حمید ربوہ)

(۲)

ماہ اگست کا شمارہ مکمل طور پر پڑھ چکی ہوں اتنا پیارا تھا کہ کیا تعریف کروں۔ ہمارا پیارا تشحیذ سچائی کے اصولوں کی ترجمانی کرتا ہے۔ تمام کہانیاں اور نظمیں اچھی تھیں۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے رسالے کو ترقی کی راہ پر گامزن کرے۔ آمین ؂

(طاہرہ نسرین بشیر آباد اسٹیٹ)

(۳)

اگست کا شمارہ تشحیذ پڑھا۔ اس دفعہ کے تشحیذ میں ہر چیز مختصر اور کم محسوس ہو رہی تھی۔ مثلاً نظمیں اور ادیب میں کہانیاں صرف دو تھیں۔ لطائف بھی بہت کم تھے۔ علاوہ ازیں اقوال۔ پہیلی۔ معلومات بھی نہ تھیں۔ میری رائے ہے کہ معلومات کا سلسلہ شروع کر دیا جائے۔ نیز سوال و جواب۔ ناقابلِ اشاعت کا کالم اور قلمی دوستی کا کالم ضرور شروع کیا جائے۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

تشحیذ الاذہان کے صفحات میں اضافہ ہونا چاہیئے۔

(عامر خلیل اُدپل - گجرات)

(۴)

جولائی کا شمارہ ملا دل مسرت سے لبریز ہو گیا ٹائیٹل تو بے حد خوبصورت تھا۔ کہانیوں میں "شرارت کی سزا" اور "گوشت کا پہاڑ" اچھی کہانیاں تھیں لطائف بھی خوب تھے۔ محابہ حضرت مسیح موعودؑ کا تعارف اچھا سلسلہ ہے اسے جاری رکھیں۔ میری حقیر رائے میں اگر "سوال و جواب" کا سلسلہ شروع کر دیا جائے تو رسالے کو چار چاند لگ جائیں گے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تشحیذ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ آمین

(ریاض احمد خاں۔ احمد نگر)

(۵)

مستقل سلسلے "قال اللہ تعالیٰ" "قال الرسولؐ" اور "اداریہ" ایمان افروز تھے۔ اگست کے شمارہ میں "شگفتہ شگفتہ" کو نہ پا کر دکھ ہوا۔ بزرگوں سے ملاقات ازدیاد ایمان کا موجب ہوتی ہے۔ تربیہ سے باہر رہنے والے بزرگوں سے بھی متعارف کروانے کے سامان مہیا کریں۔ مبارک احمد عابد کی صدا بڑی دیر بعد سنائی دی ہے۔ اس طویل رخصت کی وجہ دریافت کی جائے وہ ہمارے رسالے کے پرانے لکھنے والے ہیں۔ استنبول کی سیر خوب رہی۔ ایک منٹ مڑ گئے یقین مانئے مبشر اینڈ یوسف صاحب ہم نے آپ کا مضمون ایک ہی منٹ میں پڑھ لیا۔ "لطیفے" نئے اور چٹ پٹے اور خبریں نو بدار تھیں۔ گذشتہ کافی عرصے سے سرورق بے انتہا خوبصورت اور جاذب نظر ہوتے ہیں۔ رنگوں کے امتزاج کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

(شفیق احمد انس راولپنڈی کینٹ)

(۶)

ماہ اگست کا شمارہ ملا دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا۔ محترم محمد صدیق صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انٹرویو بے حد پسند آیا۔ لطیفے کم تھے اور جو تھے وہ بھی پرانے اور نقل شدہ تھے۔ ایک عزیز بہن رفعت سلطانہ پیر محل نے ناصرات کے صفحات میں کاغذ اور اسفنج وغیرہ کے پھول بھیجنے کے لئے بہنوں کو تاکید کی ہے۔ میں بھی اس رائے سے اتفاق کرتی ہوں۔

میری دُعا ہے کہ تشحیذ یونہی ترقی کی منازل طے کرتا چلا جائے۔

(کوثر ناہید۔ چک ۵۶۳ فیصل آباد)

(۷)

ماہ اگست کا تشحیذ ملا۔ ایسا لگتا ہے جیسے گلاب کا پھول کھلا ہے۔ اس دفعہ سبھی کہانیاں بے حد پسند آئیں۔ اور نظمیں بھی کسی سے کم نہ تھیں تشحیذ پڑھ کر بے حد لطف آیا۔ اندھے لڑکے کی صدا بہت پسند آئی۔

(امۃ الرحمٰن۔ فیصل آباد)

Digitized by khilafat Library Rabwah

ادیب

جھوٹ

ایک صاحب کو نوکر کی ضرورت تھی ان کے پاس ایک آدمی ملازمت کی خواہش لے کر آیا تو صاحب نے کہا کہ تمہیں ایک سو روپیہ ماہانہ تنخواہ دی جائے گی اور دونوں وقت کی روٹی۔ لیکن نوکر کہنے لگا کہ آپ مجھے بس دونوں وقت کی روٹی دے دیں میں آپ سے تنخواہ نہیں لوں گا بلکہ اس کی جگہ آپ میری ایک شرط مان لیں۔ مالک نے کہا چلو اپنی شرط بتاؤ میں مانے کو تیار ہوں۔ نوکر نے کہا کہ ایک سال کے بعد ایک جھوٹ بولا کروں گا۔ اور آپ کو وہ جھوٹ سہنا ہوگا۔ یہ بھی عجیب ہی شرط تھی۔ مالک نے دل میں سوچا کہ آخر اس میں گھاٹا ہی کیا ہے۔ ملازم کی تنخواہ سے بچ جائیں گے آخر وہ جھوٹ بول کر کیا بگاڑے گا۔ میں ذرا محتاط رہوں گا۔

ایک سال کے بعد نوکر نے مالک کو یاد دلاتے ہوئے کہا کہ اب میرا جھوٹ بولنے کا وقت آگیا ہے ذرا تیار رہنا۔ چنانچہ جب آٹھ دس دن گزر گئے تو نوکر کھیت سے بھاگا بھاگا گھر آیا اور بیگم صاحب سے کہا کہ تمہارا میاں تو پاگل ہوگیا ہے؟ مالکن نے کہا کہ میں کیسے یقین کروں۔ نوکر نے کہا کہ جب تم روٹی لے کر کھیت میں جاؤ تو اپنے خاوند کے جسم کو زبان لگانا۔ اگر تو جسم کا ذائقہ میٹھا ہوا تو سمجھنا کہ وہ ٹھیک ہے لیکن اگر نمکین ہوا تو سمجھنا پاگل!

اس کے بعد نوکر بھاگم بھاگ کھیت میں پہنچا اور مالک سے کہا کہ بیگم صاحبہ تو پاگل ہوگئی ہیں۔ مالک نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا کہ میں کیسے یقین کروں۔ نوکر نے کہا کہ ابھی جب روٹی لے کر آئیں گی تو دیکھ لینا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد عورت

Digitized by khilafat Library Rabwah

روٹی لے کر آگئی۔ روٹی نیچے رکھ کر جب وہ نوکر کے سکھائے ہوئے طریقے کے مطابق اپنے خاوند کی طرف منہ کھول کر بڑھی تو مالک نے سمجھا کہ یہ تو سچ مچ پاگل ہے اور مجھے کاٹنے لگی ہے تو اس نے جلدی سے قریب پڑی ہوئی لاٹھی اٹھائی اور بیگم پہ دے ماری۔ بے چاری بیگم تو ایک ہی وار سے بے ہوش ہو گئی۔ اب نوکر بھاگ کر اس عورت کے بھائیوں کے پاس پہنچا اور انہیں بتایا کہ تمہاری بہن کو اس کے خاوند نے لاٹھیوں سے مار مار کر سخت زخمی کر دیا ہے جا کر اسے سنبھال لو۔ اب جو انہوں نے یہ بات سنی تو وہ غصے سے آگ بگولہ ہو کر لاٹھیاں لے کر وہاں پہنچے۔ اور بغیر پوچھے ہی اپنے بہنوئی کو مار مار کر بے ہوش کر دیا۔ اب نوکر نے جو یہ صورت حال دیکھی تو بھاگ کر اپنے مالک کے بھائیوں کے پاس پہنچا اور انہیں بتایا کہ تمہاری بھابھی کے بھائیوں نے کھیت پر تمہارے بھائی کو گھیر لیا ہے اور اسے لاٹھیوں سے مار رہے ہیں۔ چنانچہ جب انہوں نے یہ بات سنی تو وہ بھی لاٹھیاں سنبھال کر وہاں پہنچ گئے اور دوسرے آدمیوں پہ حملہ کر دیا۔ کافی دیر تک لڑائی ہوتی رہی۔ آخر کار کوئی دو آدمی ایک پارٹی کے زخمی ہو کر گر پڑے اور کوئی دو تین دوسری طرف سے زخمی ہوئے اور باقیوں میں اتنی سکت نہ رہی کہ وہ مزید لڑتے۔ اتنی دیر میں نوکر کے مالک کو ہوش آگئی۔ نوکر آگے بڑھ کر مالک کے پاس بیٹھ گیا اور اس سے مخاطب ہو کر کہا کہ

"کیوں جی! اک سال ہور کڈو گے کہ جواب اے"۔

یعنی:۔ کیا اب مجھ سے ایک سال اور ملازمت کرواؤ گے۔ یا جواب دے دو گے"۔

(طلعت محمود احمد۔ شمس آباد)

عقلمندی

ایک دفعہ ایک شخص جنگل سے گزر رہا تھا جنگل کے درمیان میں اس نے ایک اونٹ کے پاؤں کے نشان دیکھے۔ تھوڑی دیر وہاں رکا پھر وہاں سے چل دیا۔ آگے جا کر وہ ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گیا۔ اچانک ایک شخص ادھر آگیا۔ اس نے پوچھا تم نے یہاں سے کسی اونٹ کو گزرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا دیکھا تو نہیں۔ دیکھے یہاں سے کوئی اونٹ گزرا ہے اور وہ اونٹ لنگڑا تھا اور ایک آنکھ سے کانا تھا۔ اس پر ایک عورت اور ایک بچہ سوار تھا؟ اس شخص نے جواب دیا۔ بالکل۔ اور کہا کہ یہ سب باتیں تمہیں کیسے معلوم ہوئیں اس نے جواب دیا۔ میں نے اندازہ لگایا ہے۔ اس شخص نے کہا۔ ضرور تم میری بیوی اور بچے کو یہاں لے آئے ہو۔ میرا بچہ اور میری بیوی۔ میرا

Digitized by khilafat Library Rabwah

اُونٹ مجھے دے دو۔ ورنہ مَیں تمہیں پولیس کے حوالے کر دوں گا۔ پہلے شخص نے جواب دیا بھائی مَیں نے یہ سب اندازہ لگایا ہے۔ دوسرے شخص نے کہا۔ تم ڈاکو ہو مَیں تمہیں پولیس کے حوالے کرتا ہوں۔ وہ شخص شریف تھا۔ اس کے ساتھ چل دیا۔ اور اس طرح دونوں تھانے میں پہنچ گئے۔ اور تھانے والوں نے کہا کہ تمہارا فیصلہ کل صبح کریں گے

اگلی صبح تھانیدار نے پہلے شخص سے دلیل مانگی۔ اُس نے کہا مجھے غور کرنے کی عادت ہے کل جب مَیں جنگل سے گزر رہا تھا تو مَیں نے زمین پر اُونٹ کے پاؤں کے نشانات دیکھے۔ ان میں تین ٹانگوں کے نشانات گہرے تھے اور ایک کے گہرے نہیں تھے۔ چنانچہ مَیں نے اندازہ لگایا کہ اونٹ ایک ٹانگ سے لنگڑا ہے۔ پھر مَیں نے درخت کی طرف دیکھا تو ایک طرف سے پتے کھائے ہوئے تھے اور دوسری طرف کے پتے نہیں کھائے ہوئے تھے۔ چنانچہ مَیں نے اندازہ لگایا کہ اُونٹ ایک آنکھ سے کانا بھی ہے۔ مَیں نے ایک چوسنی زمین پر پڑی ہوئی دیکھی تو مَیں نے اندازہ لگایا کہ اُونٹ پر ایک بچہ بھی ہے اور بچہ سے اندازہ لگایا کہ ماں بھی ضرور ہوگی۔

پولیس نے جب اس مقام کا جائزہ لیا تو اُس کی سب باتیں درست نکلیں۔ چنانچہ اسے آزاد کر دیا گیا۔

دیکھا بچو! اس شخص کی ذہانت اور عقلمندی نے اُسے رسوائی سے بچا لیا۔ ہمیں بھی ہر کام عقلمندی سے کرنا چاہیئے۔

(ملک وقار حسین۔ فیکٹری ایریا ربوہ)

حلوا پوری

کسی گاؤں میں ایک غریب کسان رہتا تھا اُس کا نام تھا حلوا۔ اتفاق سے جس عورت سے اُس کی شادی ہوئی اُس کا نام پوری تھا۔ پوری کو قصے کہانیاں سُننے کا بڑا شوق تھا۔ اُسے رات کو اس وقت تک نیند نہیں آتی تھی جب تک حلوا اُسے دو تین کہانیاں نہ سُنا دیتا۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ حلوا۔ پوری کو کہانی سُنا رہا تھا تو ایک چور کھڑا اُن کی باتیں سُن رہا تھا۔ حلوے نے جب قصے کے درمیان میں کہا کہ "وہ کان لگا کر سُنتا تھا" تو چور بہت ڈرا۔ اس نے سمجھا شاید کسان کو پتہ چل گیا ہے کہ مَیں یہاں کھڑا ہوں۔ یہ سوچ کر وہ سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگا۔ کچھ دُور جا کر وہ ٹھہر گیا اور سوچنے لگا کہ کسان ضرور کوئی جادوگر ہے۔ کیونکہ اُس نے بغیر دیکھے ہی میرے متعلق بتا دیا اور جب یہ جادوگر ہے تو اس کے پاس دولت بھی بہت ہوگی۔ کیوں نہ کل اُس کے گھر چوری کی جائے دوسرے دن شام کے وقت چور حلوے کے گھر پہنچا۔ حلوا کھیتوں پر گیا ہوا تھا۔ پوری گھر پر تھی اُس نے چور سے پوچھا تم کون ہو؟ وہ کہنے لگا "مَیں تمہارے خاوند کا دوست ہوں۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

کھانے کا وقت ہو گیا تھا۔ اس لئے پوری نے کہا کھانے کا وقت ہو گیا ہے۔ تم میرے ساتھ کھانا کھاؤ گے یا حلوے کے ساتھ؟ حلوے کا نام سن کر چور کے منہ سے رال ٹپک پڑی۔ اس نے جلدی سے کہا میں تو حلوے کے ساتھ ہی کھاؤنگا۔ پوری نے اس کو کھانے کی پوٹلی دی اور کہا اس کھیت میں وہ کام کر رہے ہیں۔ تم کھانا لے کر ان کے پاس چلے جاؤ۔ چور خوشی خوشی کھانا لے کر کھیت میں گیا اور حلوے سے کہنے لگا۔ میں تمہاری بیوی کا بھائی ہوں۔ اس نے یہ کھانا بھیجا ہے۔ آؤ پہلے کھانا کھالیں۔ کسان نے پوٹلی کھولی تو اس میں سے دال روٹی نکلی۔ حلوے کا کہیں نام و نشان نہ تھا۔ چور سوچنے لگا۔ یا اللہ! یہ کیا ماجرا ہے؟ کسان کی بیوی نے تو حلوے کا کہا تھا اور اس میں دال رکھی ہوئی ہے۔ خیر اس نے خاموشی سے کھانا زہر مار کیا اور پھر کسان کے ساتھ گھر واپس آ گیا۔ حلوے کے پاس دو بھینسیں تھیں۔ ایک کا نام چور تھا۔ اور دوسری کا سپاہی۔ جب حلوا اور چور گھر میں گھسے تو ایک بھینس بھی جس کا نام چور تھا گھر میں گھس گئی۔ اور دوسری جس کا نام سپاہی تھا کھیت میں چلی گئی۔ حلوے نے پوری سے کہا۔ بیوی۔ تم چور کو پکڑو۔ میں سپاہی کو لاتا ہوں۔ چور نے یہ سنا تو تھر تھر کانپنے لگا۔

اس کا خیال تھا کہ کسان اس کے متعلق کہہ رہا ہے۔ وہ وہاں سے سرپٹ بھاگا۔ حلوے نے اسے بھاگتے دیکھا تو وہ بھی اس کے پیچھے لپکا۔ یہ دیکھ کر چور اور بھی تیزی سے بھاگا۔ اور آگے جا کر جھاڑی میں چھپ گیا۔

حلوے کا ایک کتا تھا جس کا نام تھا "پالیا"۔ حلوے کو چور نہیں ملا تو اس نے اپنے کتے کو آواز دی "پالیا! پالیا! اب تو چور بہت ڈرا۔ سمجھا۔ کسان نے اسے دیکھ لیا ہے۔ وہ جھاڑی سے نکل کر حلوے کے پیروں پر گر پڑا اور کہنے لگا۔ کسان جی! مجھے معاف کر دو۔ آئندہ میں کبھی چوری نہیں کروں گا۔ کسان عقلمند تھا۔ فوراً ہی ساری بات سمجھ گیا اور دو چار گھونسے اور لاتیں مار کر چور کو چھوڑ دیا۔

(سلامت بشریٰ۔ ناروال)

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری
کیلئے
EL-KEMISTS
الکیمسٹس
سٹیلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان
پاکستان اٹامک انرجی کمیشن۔ ایچ ایف ایف اور
نسپاک (NESPAK) کی خدمات سے
فائدہ اٹھائیں۔
فون:۔ ۴۱۶۶۴

Digitized by khilafat Library Rabwah

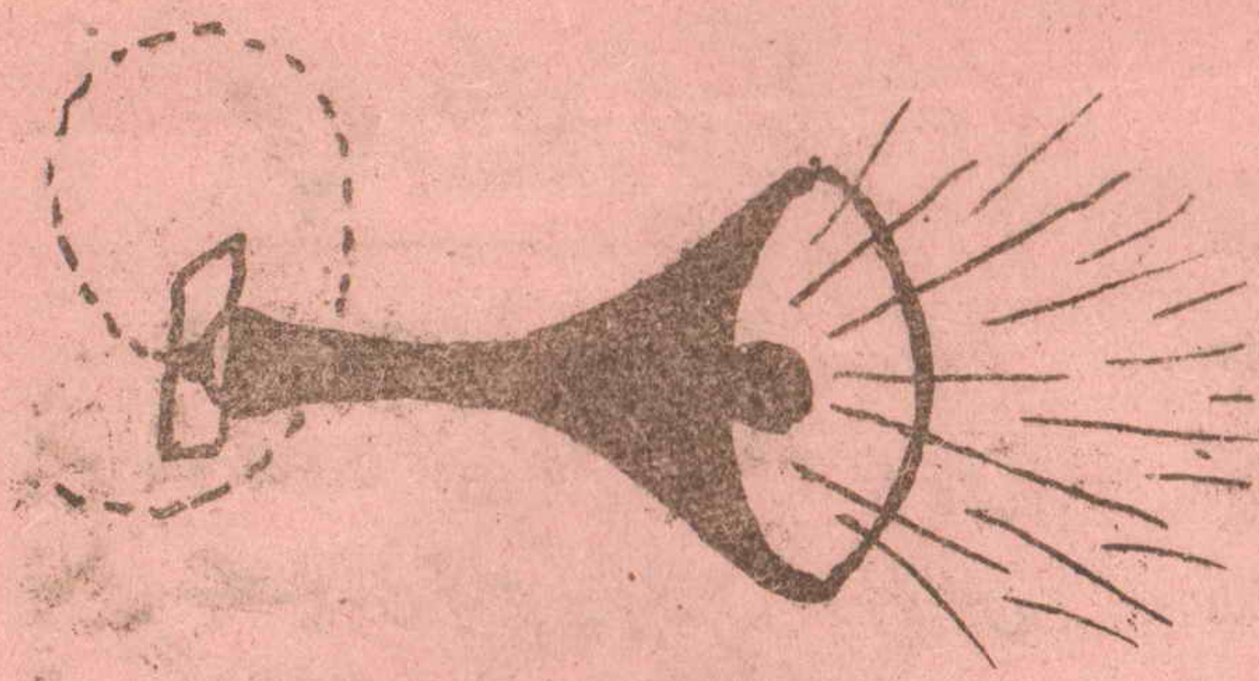

خبرنامہ تشحیذ

مصنوعی بازو

مریض اُسے اپنی آواز سے کنٹرول کریگا

جاپان کے سائنسدانوں نے ایک مصنوعی بازو ایجاد کیا ہے جو مائیکرو کمپیوٹر کے ذریعہ کام کرتا ہے گزشتہ دنوں سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ایجنسی میں اس بازو کی نمائش کی گئی۔ حکومت ایک منصوبہ بنا رہی ہے جس کے تحت ان مصنوعی بازوؤں کو معذور افراد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

جو افراد ٹریفک کے حادثات میں اپنے اعضاء سے محروم ہو جاتے ہیں ان کے لئے یہ بازو ایک نعمت ہوں گے۔ جاپان کے ماہرین نے مصنوعی بازو کے ساتھ جو کمپیوٹر نصب کیا ہے اس کا حجم صرف ایک انچ بکس کے برابر ہے۔

مصنوعی بازو ۳ء۲ کرام وزنی ہے اس میں گیارہ مائیکرو موٹریں نصب ہیں جو انگلیوں اور کہنیوں کو حرکت دینے میں مدد کرتی ہیں۔

اس بازو میں حیرت کی بات یہ ہے کہ اسے مریض اپنی آواز سے کنٹرول کر سکتا ہے اور بیس قسم کی حرکات کر سکتا ہے۔ حالیہ نمائش میں بتایا گیا ہے کہ اس بازو سے گلاس کو کس طرح اٹھایا جاتا ہے اور کس طرح رکھا جاتا ہے۔

(خالدہ پروین۔ شمس آباد)

عجیب و غریب

یوں تو بھولنا ایک عام عادت ہے تقریباً ہر شخص میں یہ عادت ہے۔ ایک سال کے عرصے میں لندن کے باشندے بسوں اور ریلوں میں ۴,۵۶,۰۰۰ چیزیں بھول گئے تفصیل یہ ہے:-

۸۲ ہزار دونوں ہاتھوں کے دستانے

اور ۳۱ ہزار صرف ایک ہاتھ کے دستانے۔

۱۵ ہزار عینکیں۔ ۲۲ ہزار کتابیں اور ۱۳ ہزار چابیوں کے گچھے۔ ان سب چیزوں میں کسی شخص کی مصنوعی ٹانگ بھی تھی۔ پتہ نہیں وہ بے چارہ ایک ٹانگ سے کیسے گیا۔ اسی طرح سیٹھی سکوپ ایک تلوار۔ ایک مکمل غوطہ خوری کا لباس اور دو اکی ایک شیشی بھی شامل ہے۔

(محمد اجمل نوشاہی۔ کراچی)

Digitized by khilafat Library Rabwah

حجامت کا ریکارڈ

حجامت کا سابقہ ریکارڈ جو اٹلی کے حجام پنیوا ماتو نے ۸۳ گھنٹے کام کر کے ۲۰۰ حجامتیں بنائیں جسے یونانی حجام کریسٹاس انگولوپوس نے ۸۶ گھنٹوں میں ۲۴۸ حجامتیں بنا کر توڑ دیا۔

(نصر اللہ احمدی۔ سیالکوٹ)

آبشار نیاگرا

۲۹ مارچ ۱۸۴۸ء کی رات نیاگرا آبشار اچانک بند ہو گئی اور اس علاقہ میں پانی کے دل دہلا نے والے شور اور آواز کی جگہ ایک ایسا سکوت طاری ہوا کہ لوگ نیند سے بیدار ہو گئے اور دریا کی طرف بھاگے۔ بند پر پہنچ کر جب یہ دیکھا کہ پانی بالکل ساکن ہے تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔

دریا کا پانی خشک ہو چکا تھا یہاں تک کہ لوگ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک آنے جانے لگے۔ لوگ اس حیران کن واقعہ سے اس قدر خائف ہوئے کہ انہوں نے یقین کر لیا کہ قیامت آگئی ہے۔ چنانچہ ان میں سے اکثر گرجوں اور کلیساؤں کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے اور نمازوں اور دعاؤں میں مشغول ہو گئے۔ ہر ایک پُر وثوق تھا کہ قیامت آگئی ہے۔

اگلی صبح جبکہ لوگ دریا کے کنارے اور گرجوں میں اردھام کئے ہوئے تھے۔ اچانک دریا کی اوپر کی جانب زبردست شور سنائی دیا جو کہ بند کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ پانی ٹھاٹھیں مارتا ہوا نہایت سرعت سے آرہا ہے۔ آخر پانی بند کے اُوپر سے گرنے لگا اور آبشار نے نئے سرے سے کام شروع کر دیا۔

تحقیق کرنے پر جو سبب معلوم ہوا وہ یہ تھا کہ گزشتہ روز جب کہ آبشار کے بند ہونیکا واقعہ رونما ہوا تھا جھیل ایری میں (جس میں سے دریا نکلتا تھا) شدید طغیانی آگئی تھی۔ اور ہواؤں کی وجہ سے ایک بہت بڑا برف کا تودہ دریا کے دہانے پر آگھسا۔ جس کی وجہ سے دریا کے پانی کا بہاؤ تین گھنٹے تک رُکا رہا۔ آخر برف کے تودے کو ہٹایا گیا تو آبشار نے پھر سے کام شروع کر دیا۔

(از الہلال عربی)

مرسلہ:۔ عبد المومن طاہر۔ جامعہ احمدیہ)

مسجد قرطبہ اور رمضان

مسجد قرطبہ میں رمضان کی پہلی تاریخ کو ۵۰ پاؤنڈ کی موم شمع روشن کی جاتی تھی جو آخری روزے کو ختم ہوتی تھی نہ اس سے ایک دن پہلے نہ بعد۔ عام راتوں میں مسجد قرطبہ میں ۹۰۰ من تیل یا بہتر ہزار پاؤنڈ تیل جلتا تھا۔ (طاہرہ جلیب، احمد۔ حافظ آباد)

Digitized by khilafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

حدیث نبوی ؐ

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اُس کے ساتھ دو بچیاں تھیں وہ مجھ سے کچھ مانگنے آئی تھی۔ اُس وقت میرے پاس سوائے کھجور کے کچھ نہ تھا۔ وہی میں نے اُسے دے دی۔ اس نے اس کھجور کو ان دونوں میں تقسیم کر دیا اور خود کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ اُٹھی اور چلی گئی۔ اس کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے اس عورت کا واقعہ بیان کیا کہ باوجود بھوکی ہونے کے اس نے اپنے اوپر اپنی دو بچیوں کو ترجیح دی۔ آپؐ نے فرمایا جس شخص کو ان بچیوں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا۔ پھر اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ تو یہ بچیاں اس کے لئے جہنم میں پردہ بن جائیں گی۔

اگر خدا تعالیٰ کسی کو صرف بچیاں ہی دیتا ہے۔ تو دراصل اس طرح وہ اس شخص کو آزماتا ہے۔ کہ میرے اس عطیے کی کیا قدر کرتا ہے۔ اگر وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ تو وہ اس کے لئے نجات کا ذریعہ بن جائیں گی۔

(ظہیر ثناء۔ چشتیاں)

آلو کا زردہ

یہ ڈش لذت، نفاست اور خوش رنگی کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہے۔ آلو کا زردہ پکانے کے لئے ذیل کی چیزیں درکار ہوں گی۔

آلو (کدوکش کئے ہوئے) آدھ سیر
گھی:۔ ایک پاؤ ۔ چینی ایک پاؤ
بادام پستہ۔ ایک ایک چھٹانک
سبز الائچی:۔ آٹھ عدد کشمش:۔ ایک چھٹانک
زردے کا رنگ:۔ دو چمچ۔ کیوڑہ چند قطرے

ترکیب:۔

ایک سیر پانی میں زردہ رنگ ڈال کر ابالیں اُبلنے پر کدوکش کئے ہوئے آلو اس میں ڈال دیں اور

Digitized by khilafat Library Rabwah

ایک پھول اور ایک کونہ

نسیم صدیقی

کوٹ عبدالمالک

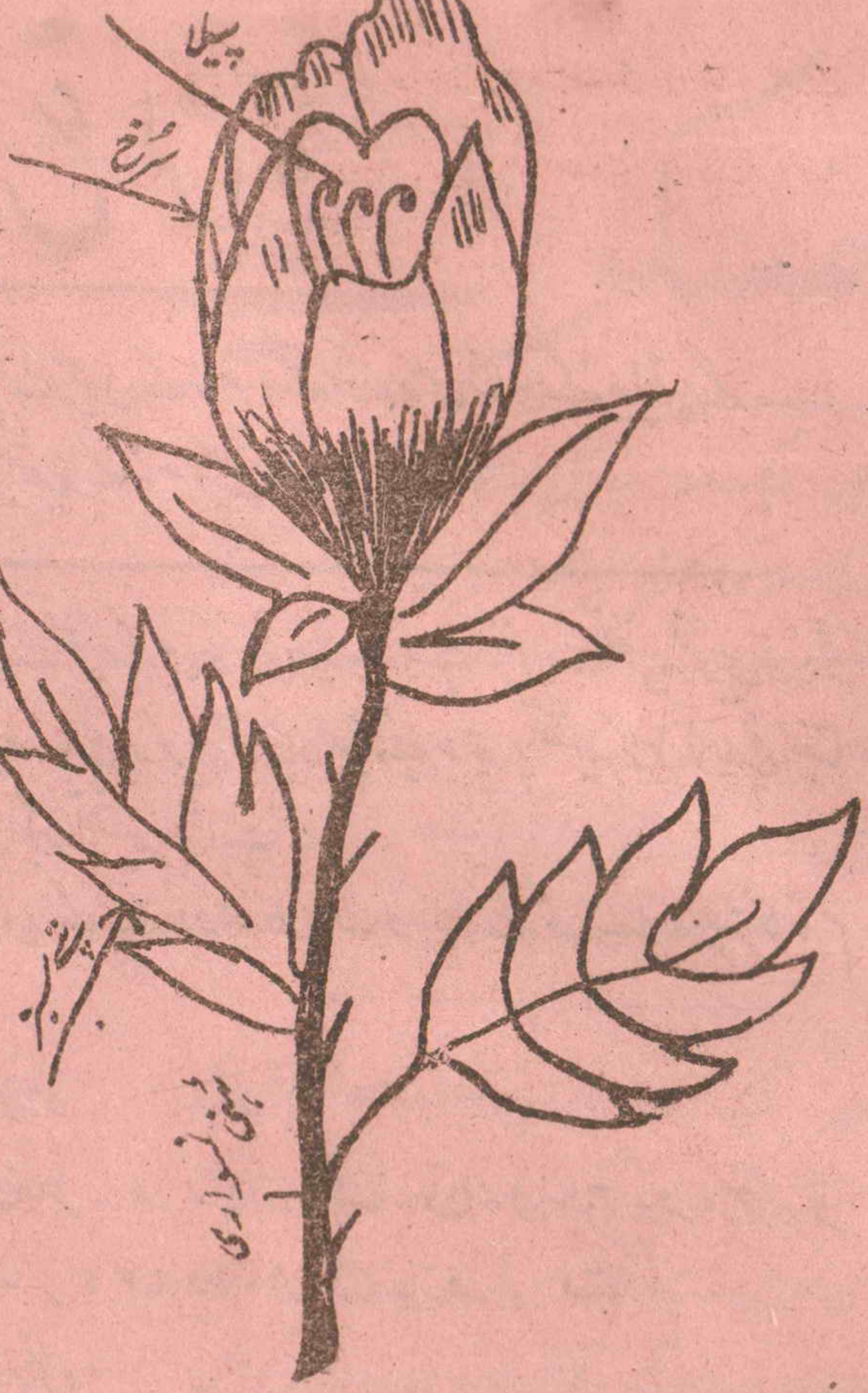

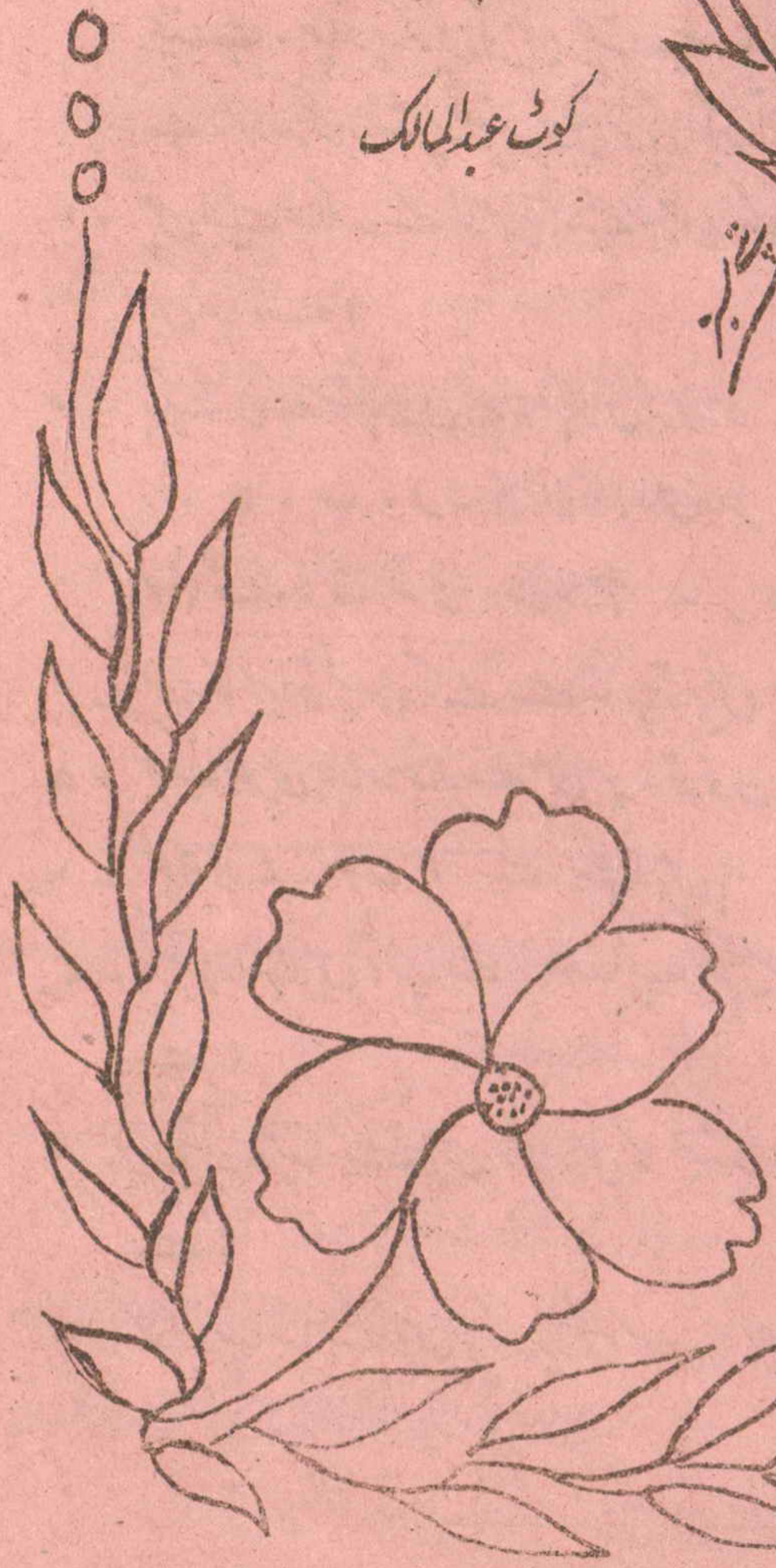

پھول گلابی۔ درمیانی شیڈ کالا اور ←

پیلا۔ تمام پتیاں ہلکا سبز۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

جلدی سے نیچے اتار کر پانی نکال دیں۔ کیونکہ دو تین منٹ سے زیادہ دیر لگانے میں آلو گل جائیں گے اور زردے کی بجائے حلوہ پک جائے گا۔ پھر مجھے مت کوسیئے گا۔ لہٰذا جلدی سے اتار کر رکھ لیں۔ اور اب دیگچی میں گھی ڈال کر الائچی سُرخ کریں اور چینی کی چاشنی بنالیں۔ اُبلے ہوئے آلو اور بادام اور کشمش ڈال کر چند منٹ پکائیں جب چینی کا نکلا ہوا پانی خشک ہو جائے تو دَم دے دیں۔ دَم اتارنے پر پستے کی ہوائیاں اور کیوڑہ ملا دیں۔ آلو کے کدو کش کئے ہوئے دانے چاولوں کی طرح کھل جائیں گے۔ کیوں بھئی! اتنی خوبصورت ڈش پکانے اور کھانے میں لطف آگیا نا!

(قدسیہ نور۔ حجرہ شاہ مقیم)

دودھی حلوہ

اشیاء۔ سوجی: آدھ پاؤ۔ چینی آدھ پاؤ۔
گھی: ایک چھٹانک۔ الائچی ۴ عدد
دودھ: حسب ضرورت

ترکیب:۔ سوجی کو اتنے دودھ میں بھگو دیں جس میں کہ وہ آسانی سے بھیگ جائے۔ دودھ اور سوجی کو اچھی طرح ملا لیں۔ اب فرائی پین میں گھی اور الائچی کو گرم کر کے اس میں چینی ڈال کر اتنا پکائیں۔ کہ چینی براؤن رنگ کی ہو جائے اب دودھ میں بھیگی ہوئی سوجی اس قوام میں ڈال کر اچھی طرح ملا لیں۔ جب چینی کا تمام قوام سوجی میں جذب ہو جائے تو تھوڑی دیر پکا کر اتار لیں۔ پستہ اور چاندی کے ورق لگا کر پیش کریں۔ نہایت ہی لذیذ دودھی حلوہ تیار ہے۔

(کوثر پروین۔ ناروال)

چاول کے بسکٹ

اجزاء: چاول کا میدہ: پاؤ بھر
مکھن: آدھ پاؤ۔ چینی: ۴ چھٹانک
انڈے: ۱۲ عدد

ترکیب:۔ مکھن کو خوب پھینٹ کر اس میں چینی۔ میدہ اور چاول ملا لیں۔ پھر انڈے خوب اچھی طرح پھینٹ کر اس میں ملا لیں۔ بعد ازاں بسکٹ کاٹ کر پندرہ منٹ تک دھیمی آنچ پر سینکیں۔ پندرہ لذیذ بسکٹ تیار ہو جائیں گے۔

(ساجدہ شاہین۔ علی پور ضلع ملتان)

لمبے اور سیاہ بالوں کیلئے تیل

اشیاء:۔ بالچھڑ۔ چمبڑیہ۔ آملے۔ برگ مہندی
۸ تولہ ۴ تولہ ۵ دانے ۵ تولہ
تیل سرسوں۔ ایک سیر۔

ترکیب:۔ سب چیزوں کو ایک سیر تیل میں بھگو دیں اور دھوپ میں دو تین دن پڑا رہنے دیں۔ بعد میں ہلکی آنچ پر جوش دیکر چھان لیں۔ روزانہ سر پر مالش کریں۔ لکڑی کی کنگھی استعمال کریں۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

دماغ لڑاؤ

نوٹ :- درست جوابات بھجوانے والے بچوں کے نام اگلے شمارہ میں شائع کئے جائیں گے۔
صحیح جوابات ۲۰ اکتوبر تک ایڈیٹر تشحیذ کے نام بھیج دیں ۔

۱ - وہ کون سا عدد ہے۔ جس کو اگر دو ۲ سے تقسیم کریں تو باقی ایک بچتا ہے۔ تین سے تقسیم کریں تو دو بچتا ہے۔ چار ۴ پر کریں تو تین بچتا ہے۔ پانچ پر کریں تو چار بچتا ہے۔ چھ پر تقسیم کریں تو پانچ بچتا ہے۔ اور اگر سات پر تقسیم کریں تو پورا پورا تقسیم ہوتا ہے ؟

۲ - تین ایسے ممالک کے نام بتائیے۔ جن کے پہلے دو لفظ کاٹ دینے سے کھانے والی چیز کا نام بن جاتا ہے ؟

۳ - پاکستان کے شہروں کے نام تلاش کرو :-
(i) ک - ب - د - و (ii) ی - ر - م - (iii) گ - ن - ا - ج - ر - خ - و
(iv) گ - ت - ا - ر - ج - (v) ن - ا - ل - م - ت

۴ - ہوا کا دباؤ کس آلے سے ناپتے ہیں ؟

۵ - جب بحری جہاز خطرے میں ہو۔ تو کون سا نشان لہرایا جاتا ہے اور اس کا کیا مطلب ہے ؟

۶ - FLY - LEAF کسے کہتے ہیں ؟

۷ - اخبارات میں آپ نے "سٹاپ پریس" کا لفظ پڑھا ہوگا۔ سٹاپ پریس کا کیا مطلب ہے ؟

۸ - کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ بجلی کا جھٹکا دینا بیج کی وجہ سے لگتا ہے۔ یا کرنٹ کی وجہ سے ؟

۹ - کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ ریڈ کراس کا نصب العین کیا ہے ؟

(عامر خلیل اوبل۔ گجرات)

Digitized by khilafat Library Rabwah

مُسکرائیے

ایک صاحب پُل پر جا رہے تھے۔ پاؤں جو پھسلا تو دھڑام سے دریا میں گر گئے۔ بڑی مشکل سے لوگوں نے نکالا تو فرمانے لگے۔ یہ تمام میرے حافظے کا قصور ہے مجھے یہ یاد ہی نہیں رہا۔ کہ مجھے تیرنا آتا ہے۔

(نگہت چیمہ۔ ۸۸ شمالی سرگودھا)

ایک عورت نے اپنے خاوند سے ناراض ہو کر اس سے بولنا چال بند کر دی۔ خاوند بے چارہ ہر وقت اس فکر میں رہنے لگا کہ کس طرح بیوی اس سے دوبارہ بولنے لگے۔ آخر ایک دن دوپہر کو اس نے بیوی کے سامنے چراغ رکھ کر کچھ تلاش کرنا شروع کر دیا۔ بیوی سے ضبط نہ ہو سکا۔

بیوی۔ (حیرت سے) کیا تلاش کر رہے ہو؟

خاوند۔ (خوشی سے اُچھلتے ہوئے) "بس مل گئی۔ مل گئی۔ تمہاری زبان تلاش کر رہا تھا۔"

(افضال احمد عابد کوٹ احمدیہ)

شوہر اور بیوی کی لڑائی ہو رہی تھی۔ جب بیوی سے بس نہ چلا تو روتی ہوئی آئی اور بولی۔

میں اب تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی میں اپنی ماں کے گھر جا رہی ہوں۔

شوہر نے فوراً چند نوٹ نکال کر اُسے تھما دیئے۔ اور بولا۔ لو یہ ہوائی جہاز کا کرایہ لو اور فوراً روانہ ہو جاؤ۔

بیوی اسی طرح روتی ہوئی بولی۔ اور واپسی کا کرایہ بھی تو دو۔

(سلامت بشریٰ۔ ناروال)

شوہر (بیوی سے) بیگم یہ کپڑا بہت خوبصورت ہے کہاں سے لیا تم نے

بیوی:۔ بازار گئی تھی اچھا لگا سوچا آپ کے رومال کے لئے لے جاؤں۔

شوہر:۔ مگر یہ اتنا سارا کپڑا..... رومال کیلئے؟

بیوی:۔ اگر بچ جائیگا تو میں اپنی شلوار بنا لوں گی۔

(کوثر ناہید۔ فیصل آباد)

Digitized by khilafat Library Rabwah

مسافر (قلی سے) مجھے ایسے ڈبے میں بٹھانا جہاں کوئی بات کرنے والا نہ ہو۔

قلی :۔ آپ فکر نہ کریں اس گاڑی میں ایک ڈبہ مولیشیوں کا بھی ہے۔

استاد (شاگرد سے) لیٹر بکس کسے کہتے ہیں ؟

شاگرد :۔ جس لیٹر میں بکس ہوں۔

(اسلم پرویز ۵۲ اشمالی سرگودھا)

بس کنڈکٹر :۔ مسافروں سے۔

"ٹھہریئے صاحبان پہلے لیڈیز کو چڑھنے دو"۔

ایک دیہاتی عورت :۔ جلدی سے

"لیڈیز کو گولی مار پہلے مجھے چڑھنے دے"۔

پہلا شخص :۔ کیا آپ پرانی نایاب کتابیں خریدتے ہیں ؟

دوسرا :۔ جی ہاں

پہلا :۔ میرے پاس نپولین کے زمانے کا ایک نایاب ٹائپ رائیٹر موجود ہے۔

دوسرا :۔ مگر نپولین کے زمانے میں تو ٹائپ رائیٹر ایجاد ہی نہیں ہوا تھا۔

پہلا :۔ اسی لئے تو یہ ٹائپ رائیٹر نایاب ہے۔

(عبدالحئی عابد - ربوہ)

پاگل خانہ میں آتے ہی ایک شخص بے تحاشہ ہنسنے لگا۔ ڈاکٹر نے پوچھا کیا بات ہے جو اسطرح ہنس رہے ہو ؟

پاگل نے جواب دیا "میں اور میرا بھائی دونوں ہمشکل تھے۔ کلاس میں شرارت وہ کرتا اور ماسٹر صاحب سزا مجھے دیتے، کینٹین سے چیزیں وہ کھاتا اور کینٹین والا بل مجھ سے وصول کرتا۔ بازار میں چوری وہ کرتا سزا مجھے بھگتنی پڑتی۔ ایک لڑکی سے منگنی میری ہوئی اور شادی اس نے کر لی۔ مگر آج میں نے تمام زیادتیوں کا بدلہ لے لیا ہے"۔

"وہ کیسے" ڈاکٹر نے پوچھا۔

"وہ اس طرح کہ مر تو میں گیا تھا۔ لیکن لوگوں نے دفن اسے کر دیا۔

(امجد علی - پیراں نمائب ملتان)

ایک فلسفی گھر پہنچا۔ بیگم نے سوال کیا۔ "آپ گاڑی کہاں چھوڑ آئے ہیں" فلسفی صاحب کہنے لگے۔ "جب میں گھر آ رہا تھا تو ایک صاحب نے مجھ سے لفٹ مانگی تھی اور میں نے اپنے گھر پہنچ کر انکا شکریہ ادا کیا اور وہ گاڑی لے کر چلے گئے"۔

(شفیق احمد خان - داہ کینٹ)

بچہ :۔ (گائے سے) ممی! ذرا اچھلیئے کودیئے۔

گائے :۔ (جھلا کر) آخر کیوں

بچہ :۔ میرا جی ملک شیک پینے کو چاہ رہا ہے۔

(مہدی علی بشیر الدین قمر - دارالرحمت غربی ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

آپ بھی پوچھئے

سوال:۔ دنیا میں سب سے زیادہ خوش نصیب شخص کون ہے؟

جواب:۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

سوال:۔ دُنیا میں کل کتنی مچھلیاں ہیں؟

جواب:۔ جتنے آپ کے سر کے بال

(کریم احمد شریف۔ ربوہ)

سوال:۔ بھائی جان! آجکل آپ کیا کرتے ہیں؟

جواب:۔ آپ کے سوالوں کا جواب دیتا ہوں۔

سوال:۔ بھائی جان! مجھے رات کو نیند نہیں آتی۔ بتائیے میں کیا کروں؟

جواب:۔ تارے گِنا کیجئے۔

سوال:۔ بچوں کا سب سے اچھا اور پیارا رسالہ کون سا ہے؟

جواب:۔ تشحیذ الاذہان

(عبدالقدوس۔ ربوہ)

سوال:۔ آپ کا نام کیا ہے؟

جواب:۔ تشحیذ کو ذرا غور سے پڑھیئے۔

سوال:۔ اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع کونسی تاریخوں کو منعقد ہو رہا ہے؟

جواب:۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو۔

سوال:۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کا نام کیا ہے؟

جواب:۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب۔

سوال:۔ اسلام کے معنی کیا ہیں؟

جواب:۔ اطاعت اور کامل فرمانبرداری

(زاہدہ شاہین نجمی۔ ربوہ)

سوال:۔ قرب الٰہی کو پانے کا بہترین ذریعہ؟

جواب:۔ نماز

سوال:۔ تسکین روح اور اطمینان قلب کا بہترین نسخہ

جواب:۔ ذکرِ الٰہی

(شاہدہ نسرین۔ ربوہ)

اطفال کیلئے

تمام اطفال اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا آپ نے وعدہ وقف جدید ۱۹۷۸ء لکھوا دیا ہے۔ اگر نہیں تو ابھی اپنے منتظم صاحب یا قائد صاحب مجلس کے پاس جاکر وعدہ لکھوائیے۔ یاد رہے کہ ہر طفل کا اس بابرکت تحریک میں شامل ہونا ضروری ہے۔

کم از کم وعدہ بابت ۱۲ روپے فی طفل ہے۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

آپ کو معلوم ہی ہے ؟ کہ
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کے مشہور شاگرد

حکیم نظام جان صاحب مرحوم

کے

دواخانہ کا نام اب

مشہور دواخانہ

ہو چکا ہے۔ اور خط و کتابت کیلئے اب اتنا پتہ کافی ہوتا ہے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ٹیلیفون ۷۴۸۴۴ فون بکس ۶۳۸

نگران :- حکیم عبدالحمید درجہ اوّل

روزنامہ

الفضل ربوہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے اقتباسات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطاب علمائے سلسلہ کے اہم مضامین۔ بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور ملکی و عالمی اہم خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

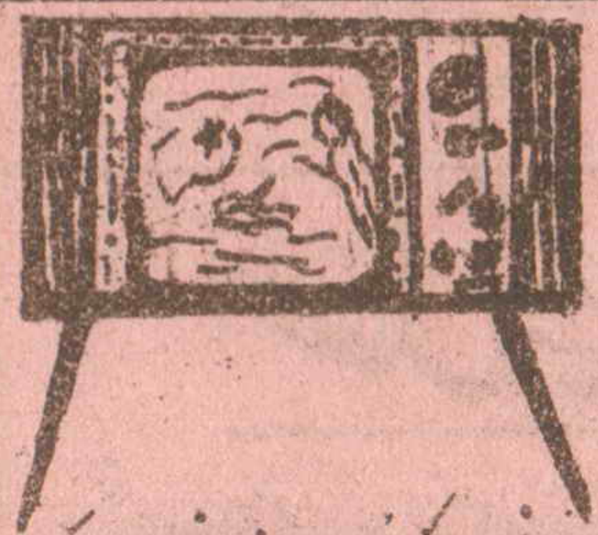

ہر قسم کے ریڈیو،
ٹیلیویژن۔ ریفریجریٹر
ایئر کنڈیشنر زاور
سوئی گیس کے چولہوں وغیرہ کی خرید و فروخت کے
لئے

محمود ٹیلی وژن کمپنی

۲۱۔ ہال روڈ لاہور

فون نمبر ۵۲۸۲۱

ہر قسم کا سامان سائنس و اجبی نرخوں پر
خریدنے کے لئے

الائیڈ

سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ
یاد رکھیں

فون نمبر ۶۴۵۰۰

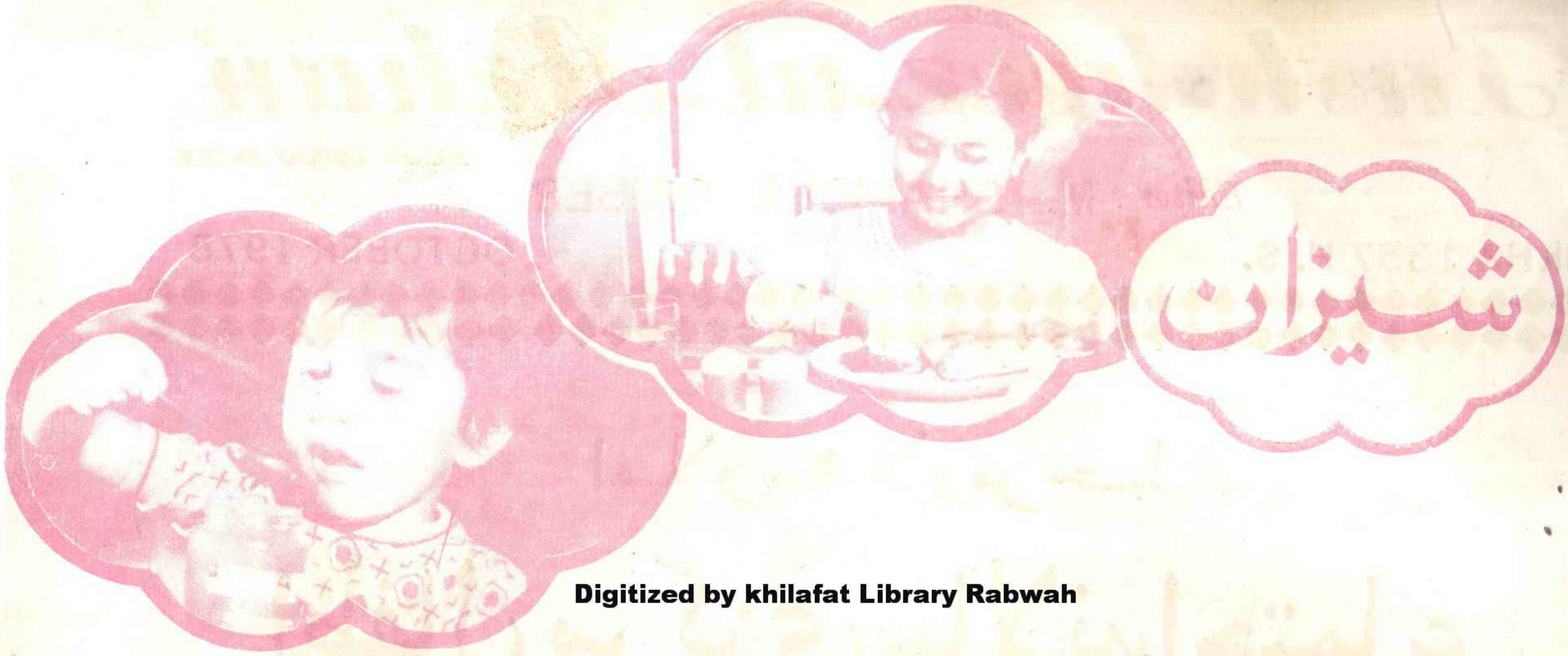

Digitized by khilafat Library Rabwah

ایک بار کہیں سو بار کہیں
میں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے سب سے مزے دار

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ - بند روڈ - لاہور

Regd. No. L 7128

Tash-heez-ul-Azhan

RABWAH

Editor : M. SHAFIQUE QAISER

IKHA 1357 H. S.

OCTOBER 1978

Digitized by khilafat Library Rabwah

اھلاوسھلاومرحبا

اطفال سرکزی سالانہ اجتماع

میں جوق در جوق شریک ھوں

جیسا کہ اطفال جانتے ہیں آپ کا سالانہ اجتماع 20-21-22 اکتوبر 1978 کو ایوان محمود میں منعقد ہو رہا ہے - ھمں امید ہے کہ آپ اپنے مربی صاحب اور ناظم صاحب کے ھمراہ اجتماع کی برکتیں حاصل کرینگے آپ کو ھمارے پیارے امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث کی تقاریر سننے کی سعادت حاصل ھو گی سلسلہ کے بزرگ علما کی نصائح سے فائدہ اٹھائینگے - بہت سے علمی اور ورزشی مقابلوں سے لطف اندوز ھونگے - مرکز میں باربار آنا ھماری روحانی زندگی کیلئے بہت ضروری ہے - آپ اپنی امی اور ابو سے اصرار کیجئے کہ وہ آپکو مرکز میں ضرور بھیجیں - آپ اجتماع کے مقابلوں کی تیاری بھی کریں -

ھاں اپنے ساتھ گلاس ، پلیٹ ، ٹارچ ، پینسل ، کاپی ، رومال ، موتی دھاگہ اور کچھ پٹی ضرور لائیں - بستر موسم کے مطابق ضروری ہے ، رات کو ربوہ میں کچھ سردی ھو جاتی ہے ، ایک دری ، ایک کمبل اور کھیس اور تکیہ کافی ھو گا -

ھر ناظم صاحب اطفال اپنی مجلس کے لئے بالٹی ، بڑا چمچہ اور بڑا دسترخوان ضرور لائیں اور نگرانی فرمائیں کہ ھر بچہ اپنا گلاس اور پلیٹ لائے تا کھانا کھانے میں سہولت رہے خدا تعالی آپ کو خیریت سے لائے - آمین

لئیق احمد طاھر

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

صرف ٹائٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ چھپا -